

# ندائے خلافت

ہفت روزہ

لاہور

39

تبلیغی اسلامی کا پیغام  
خلافت راشدہ کا انظام

مسلسل اشاعت کا  
31 وال سال

## تنظيم اسلامی کا ترجمان

۱۷ اکتوبر ۲۰۲۲ء / ۱۱ نومبر ۱۴۴۴ھ

### پاساں مل گئے کعبے کو صنم خانے سے

مسٹر زیندر کمار کا شمار بھارت کے گئے پتنے معاشی تجوییہ کاروں اور تبرہ نگاروں میں ہوتا ہے، وہ ایک ہندی روزنامہ "لوگ مت سماچار" ناگپور کے 30 نومبر 2003ء کے شمارہ میں اپنے حیرت انگیز تجوییہ میں معاشی صورتِ حال کا حل پیش کرتے ہوئے لکھتے ہیں:

"دنیا کے تمام ماہرین معاشیات کا ماننا ہے کہ اگر آج کی تاریخ میں اسلام کے نظامِ معيشت کو عملی طور سے نافذ کیا جائے تو قرض میں جکڑی ہوئی اور سراپا قرضوں میں ڈوبتی دنیا کو بچایا جاسکتا ہے کیونکہ دنیا کی تمام معاشی تنظیموں نے گہرے غور و فکر کے بعد یہی جائزہ لیا ہے کہ دوسرا جنگ عظیم کے بعد دنیا میں غربی اور امیری کے درمیان کا جو فاصلہ ہے اُس کی سب سے بنیادی وجہ سود ہے۔ اسلامی طریقہ زندگی اور معاشی انتظام کی بنیاد اس فلسفہ پر ہے کہ دنیا میں جتنے بھی لوگ ہیں سب حقوقی مساوات میں برابر ہیں، اسلام نے دولت کو ایک جگہ جمع رہنے پر روک لگائی ہے، اسلام میں زکوٰۃ کا نظم و انتظام اور دراثت کی تقسیم کا اصول مال و دولت کو ایک جگہ جمع نہیں رہنے دیتا، اس طرح دولت کی منصفانہ تقسیم ہوتی ہے اور دنیا میں غربت و بحکمری کی بنیادی وجہ دولت اور اساباب زندگی کی غیر منصفانہ تقسیم ہی ہے۔ پھر اسلامی اصولوں پر جو کاروبار مشارکت و مضاربہت کی صورت یادوسری شکلوں میں پایا جاتا ہے وہ مغربی تجارت و کاروبار کے مقابلہ میں کہیں زیادہ ترقی یافتہ، سادہ، کامیاب اور فائدہ مند ہے کیونکہ سود سے آزاد اور نفع و نقصان میں برابر سرا بر کی ساتھی داری سے پیسہ کی قوت خرید بڑھ جاتی ہے اور چیزوں کی قیمتوں میں چالیس سے پچاس فیصد کی کمی آ جاتی ہے مگر اس ستم کو سمجھنے کے لیے پورے اسلام کو چاننا اور سمجھنا ضروری ہے۔"

### اس شمارہ میں

قرآن کریم میں ذکر رسول ﷺ

اللہ کی رحمتِ خاص کے مستحق کون؟

اکتوبر، نومبر!

عذاب الہی کی مختلف شکلیں اور.....

دل مردہ دل نہیں ہے.....!

آڈیولیکس اور سیاسی جنگ



## کافروں کی رسواگی اور جنت و دوزخ کا نظارہ

بِسْمِ اللَّهِ الرَّحْمَنِ الرَّحِيمِ

سورة الشعرا

آیات 84: تا 3

وَاجْعَلْ لِی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْأُخْرِیْنَ ۝ وَاجْعَلْنِی مِنْ وَرَاثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۝ وَاغْفِرْ لِأَبِی إِنَّهُ كَانَ مِنَ الظَّالِّیْنَ ۝ وَلَا تُخْرِنِی يَوْمَ يُبَعْثُوْنَ ۝ يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ ۝ إِلَّا مَنْ أَتَیَ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝ وَأُزْلَفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝ وَبُرِّزَتِ الْجَنَّیْمُ لِلْغَوِیْنَ ۝ وَقِيلَ لَهُمْ أَيْمَانًا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝ مَنْ دُوْنِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ أَوْ يَنْصِرُوْنَ ۝

آیت: ۸۳ «وَاجْعَلْ لِی لِسَانَ صِدْقٍ فِی الْأُخْرِیْنَ ۝» ”اور میرے لیے بنادے سچی ناموری پچھلے لوگوں میں۔“  
یعنی بعد میں آنے والی نسلیں میرا ذکر اچھے انداز میں کریں اور میرا نام عزت سے لیں۔

آیت: ۸۵ «وَاجْعَلْنِی مِنْ وَرَاثَةِ جَنَّةِ النَّعِیْمِ ۝» ”اور مجھے بنادے نعمتوں والی جنت کے وارثوں میں سے۔“

آیت: ۸۶ «وَاغْفِرْ لِأَبِی إِنَّهُ كَانَ مِنَ الظَّالِّیْنَ ۝» ”اور میرے والد کو بخش دے، یقیناً وہ گمراہ لوگوں میں سے ہے۔“

آیت: ۸۷ «وَلَا تُخْرِنِی يَوْمَ يُبَعْثُوْنَ ۝» ”اور مجھے رسوانہ کیجوں اس دن جب سب لوگ اٹھائے جائیں گے۔“

آیت: ۸۸ «يَوْمَ لَا يَنْفَعُ مَالٌ وَلَا بَنُوْنَ ۝» ”جس دن نہ مال کام آئے گا اور نہ بیٹے۔“  
جس دن اللہ کی پکڑ سے نہ دولت بچا سکے گی اور نہ اولاد۔

آیت: ۸۹ «إِلَّا مَنْ أَتَیَ اللَّهَ بِقَلْبٍ سَلِیْمٍ ۝» ”سوائے اُس کے جو آئے اللہ کے پاس قلب سلیم لے کر۔“

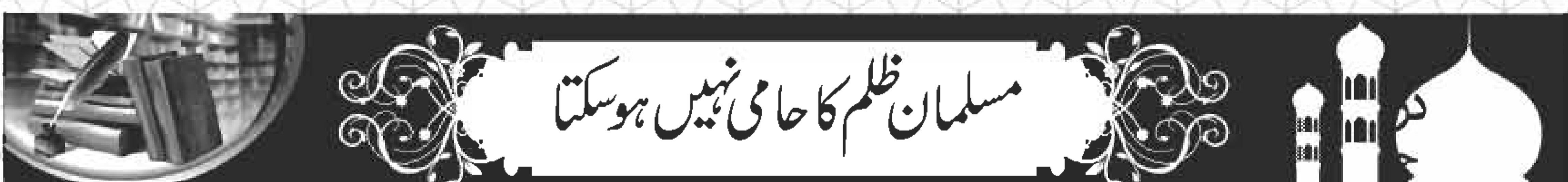
سلیم کے معنی ہیں: سلامتی والا۔ قلب سلیم یا فطرت سلیمہ سے ایسا دل ایسی فطرت یا ایسی روح مراد ہے جو ہر قسم کی آلوگی سے پاک یعنی اپنی اصلی حالت پر ہو۔ قیامت کے دن جو شخص ایسے پاکیزہ دل کے ساتھ اللہ کے حضور حاضر ہو گا اسے اس دن کی ہولناکیوں سے بچایا جائے گا۔

آیت: ۹۰ «وَأُزْلَفَتِ الْجَنَّةُ لِلْمُتَّقِیْنَ ۝» ”اور جنت قریب لائی جائے گی متین کے لیے۔“

آیت: ۹۱ «وَبُرِّزَتِ الْجَنَّیْمُ لِلْغَوِیْنَ ۝» ”اور جہنم بھی ظاہر کر دی جائے گی با غیوں کے لیے۔“

آیت: ۹۲ «وَقِيلَ لَهُمْ أَيْمَانًا كُنْتُمْ تَعْبُدُوْنَ ۝» ”او رآن سے کہا جائے گا کہ کہاں ہیں وہ جنہیں تم پوچھا کرتے تھے؟“

آیت: ۹۳ «مَنْ دُوْنِ اللَّهِ هَلْ يَنْصُرُوْنَكُمْ أَوْ يَنْتَصِرُوْنَ ۝» ”اللہ کے سوا۔ کیا اب وہ تمہاری کچھ مدد کر سکتے ہیں یا (تمہاری طرف سے) کوئی بدلہ لے سکتے ہیں؟“



عَنْ أَوْسِ بْنِ شَرْحَبِيلٍ رَضِيَ اللَّهُ عَنْهُ سَمِعَ رَسُولَ اللَّهِ صَلَّى اللَّهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُولُ: ((مَنْ مَشَى مَعَ ظَالِمٍ لِيُقْوِيْهُ وَهُوَ يَعْلَمُ أَنَّهُ ظَالِمٌ فَقَدْ خَرَجَ مِنَ الْإِسْلَامِ))  
(رواہ ریحقی، مشکوک)  
حضرت اوس بن شرحیل رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ انہوں نے جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ: ”جو شخص ظالم کو ظالم سمجھتے ہوئے اس کا ساتھ دے وہ اسلام سے نکل جاتا ہے۔“

# نذر خلافت

تنا خلافت کی بناء دنیا میں ہو پھر استوار  
لگبھیں سے ڈھونڈ کر اسلاف کا قلب و جگہ

تبلیغیم اسلامی کا ترجمان ظاہر خلافت کا نقیب

بانی: اقتدار احمد مرحوم

14 تا 20 ربیع الاول 1444ھ جلد 31  
11 تا 17 اکتوبر 2022ء شمارہ 39

حافظ عاکف سعید مدیر مسئول

ایوب بیگ مرزا مدیر

فرید اللہ مروٹ ادارتی معاون

نگران طباعت: شیخ حیم الدین

پبلیشر: محمد سعید اسعد طابع: رشید احمد چودھری  
طبع: مکتبہ جدید پریس، ریلوے روڈ لاہور

مرکزی فتنہ تبلیغیم اسلامی

”دارالاسلام“، ملتان روڈ چونگ لاہور۔ پوسٹ کوڈ 53800  
فون: 042-35473375-78  
E-Mail: markaz@tanzeem.org  
مقام اشاعت: 36-کے ماذل ٹاؤن لاہور۔  
فون: 35869501-03 فیس: 35834000  
nk@tanzeem.org

قیمت فی شمارہ 20 روپے

مالانہ زیرِ تعاون  
اندر وطن ملک..... 800 روپے  
بیرون پاکستان

امریکہ، کینیڈا، آسٹریلیا وغیرہ (14300 روپے)  
انڈیا، یورپ، ایشیا، افریقہ وغیرہ (10800 روپے)  
ڈرافٹ، منی آرڈر یا پے آرڈر  
”مکتبہ مرکزی انجمن خدام القرآن“ کے عنوان سے ارسال  
کریں۔ چیک قبول نہیں کیے جاتے

Email: maktaba@tanzeem.org

”ادارہ“ کا مضمون نگار حضرات کی تمام آراء  
سے پورے طور پر متفق ہونا ضروری نہیں

## اکتوبر، نومبر!

سیاسی جماعتوں کے عزم اور ان کے اعلانات اور دعوؤں سے معلوم ہوتا ہے کہ ماہ اکتوبر کا آخر اور ماہ نومبر کا آغاز پاکستان میں بڑا ہنگامہ خیز ہو گا یا تو عام انتخابات کا اعلان ہو جائے گا (جس کا امکان کم ہے) اور انتخابی گہما گہما شروع ہو جائے گی یا سڑکوں پر لڑائی مار کٹائی کا آغاز ہو جائے گا جس کا انعام اللہ ہی جانے کیا ہو گا؟ ہماری دعا ہے کہ اللہ پاکستان کے بارے میں خیر کا فیصلہ صادر فرمائے۔ سیاسی سطح پر دو فریقوں PDM اور تحریک انصاف کے درمیان کشمکش، کھینچاتا نی اور جھگڑا ہے البتہ ایک تیسرا فریق جس کا کہنا تو یہ ہے کہ سیاسی معاملات میں اُسے نہ گھیٹا جائے لیکن عملی طور پر اس سارے جھگڑے میں وہ ایک اہم فریق کی حیثیت رکھتا ہے۔ چھوٹے چھوٹے تنازعات کو الگ رکھ دیں مگر یہ جان بیجی کہ اصل جھگڑا اور لڑائی کس مسئلہ پر ہے؟ سابقہ حکومت کو نکالے جانے کے نتیجے میں PDM حکومت میں آئی۔ اب اُس کا دعویٰ ہے کہ اُس کی آئینی مدت اگست 2023 تک ہے اور وہ اپنی آئینی مدت کیوں پوری نہ کرے۔ تحریک انصاف کا مطالبہ یہ ہے کہ اُسے غلط طریقہ سے اور بزور بازو حکومت سے الگ کیا گیا جس سے ملک میں معاشی بحران پیدا ہو گیا ہے۔ اُس کا کہنا ہے کہ یہ لوگ جو مہنگائی ختم کرنے کے دعویٰ سے برسر اقتدار آئے تھے درحقیقت انہوں نے مہنگائی مزید بڑھادی۔ انہوں نے اپنی ساری توجہ اپنے کرپشن کیسر ختم کرنے پر لگائی ہوئی ہے لہذا اگر فوری طور پر انتخابات نہ کروائے گئے تو یہ لوگ ملک کا دیوالیہ نکال دیں گے اور بعد میں کوئی ملک نہ سنبھال سکے گا۔

حقیقت یہ ہے کہ مسئلہ چند ماہ ہی کا ہے اور اس کھینچاتا نی میں ملک کا شدید نقصان ہو رہا ہے۔ ایک اہم بات یہ ہے کہ موجودہ آرمی چیف کی مدت ملازمت نومبر 2022ء کے آخر میں ختم ہو رہی ہے۔ دونوں فریق یہ چاہتے ہیں کہ وہ اپنی مرضی اور پسند کا آرمی چیف لگائیں۔ یہاں یہ بات سامنے آنا ضروری ہے کہ پاکستان شاید دنیا کا واحد جمہوری ملک ہے جس کا آرمی چیف دفاعی معاملات کے ساتھ ساتھ خارجی معاملات یعنی دوسرے ملکوں سے تعلقات رکھنے کے حوالے سے بھی غیر معمولی روپ ادا کرتا ہے۔ تمام دوسرے ممالک کی اہم سیاسی شخصیات بھی پاکستان کے آرمی چیف سے اپنے تعلقات رکھنا ضروری سمجھتی ہیں۔ اس پس منظر میں PDM اور تحریک انصاف کی یہ جنگ بڑی اہمیت اختیار کر گئی ہے اور ملک میں خانہ جنگی کی صورت بنتی نظر آ رہی ہے۔ دونوں فریقوں کے دلائل اگرچہ اپنی جگہ پر بڑا وزن رکھتے ہیں۔ ہم نہ اس پوزیشن میں ہیں اور نہ ہی ایسا کرنا چاہیں گے کہ فیصلہ صادر فرمادیں کہ فلاں فریق سچا اور برق ہے اور فلاں فریق حق پر نہیں ہے۔ اولاً تو یہ بات سمجھنے کی ضرورت ہے کہ کیوں دونوں کارویہ اور طرزِ عمل انتہا پسندانہ ہے۔ اس سوال کے جواب میں صرف اپنی پون صدی کی سیاست اور سیاست دانوں کے رویے کو دیکھنے، پر کھنے اور سمجھنے کی ضرورت ہے جو برسر اقتدار ہوتا ہے، وہ تاقیامت اقتدار کو اپنا حق سمجھ بیٹھتا ہے اور جو اپوزیشن میں ہوتا ہے، وہ کہتا ہے ابھی نہیں تو کبھی نہیں، وہ انتظار کا قائل ہی نہیں ہوتا، اُس کے لیے انتظار قیامت ہوتا ہے۔ اور سچ پوچھیے تو ہمارے ملک میں جو اتنے مارشل لاء لگے ہیں اُس کی وجہ یہ ہے کہ اپوزیشن فوج کے در پر جا بیٹھتی ہے کہ جمہوریت جائے جہنم میں تم کسی طرح میرے

ہماری رائے میں ہماری عوام کا مسئلہ یہ ہے کہ وہ امریکہ جانے کے لیے تو ذاتی مکان اور بیوی کا زیور تک بچنے کو تیار ہو جاتے ہیں تاکہ کسی طرح امریکہ پہنچ جائیں۔ لیکن اگر آپ ان سے سیاسی حوالے سے امریکہ کے بارے میں پوچھیں گے تو وہ انتہائی نفرت کا اظہار کریں گے۔ عمران خان نے ایک انٹرویو میں امریکہ کو اڈے دینے کے حوالے سے "Absolutely Not" کہا اور اپنے اقتدار کے آخری دنوں میں روس کا دورہ بھی کیا جو امریکہ اور اُس کے اتحادیوں کو سخت ناگوار گزرا۔ پھر امریکہ میں پاکستان کے سفارت خانے نے ایک سائز فر ارسال کیا۔ انہی دنوں میں وزیر اعظم کے خلاف پارلیمان میں عدم اعتماد کی تحریک کے سلسلے میں اسلام آباد میں وفاداریاں خریدنے کے لیے منڈیاں لگیں۔ اس سے عوام نے ایک گہرا تاثر لیا کہ عمران خان کی حکومت کو گرانے میں امریکی سازش شامل ہے۔ لہذا عمران خان کو عوام کے امریکہ مخالف جذبات سے "کھلینے" کا موقع ملا اور انہوں نے ملک بھر میں جلسے کر کے عوام کے اذہان میں یہ کوٹ کوٹ کر بھر دیا کہ یہ سب امریکی سازش کا نتیجہ ہے۔ جسے عوام نے قبول کر لیا ہے اور ان کا امریکہ مخالف بیانیہ بک رہا ہے۔ PDM کو بھی چاہیے کہ وہ اس طرح کے بیانات دینے کی بجائے کہ "ہم یہ ورنی قوتوں کی مرضی کے بغیر کچھ نہیں کر سکتے"، اعتدال کی راہ اختیار کریں۔ خاص طور پر تیل، گیس اور گندم رعائی نزخوں پر حاصل کرنے کے لیے روس سے معاہدہ ناگزیر ہے۔ جب افغانستان میں افغان طالبان حکومت کڑی پابندیوں اور دھمکیوں کے باوجود روس سے 10 لاکھن پیڑوں، 10 لاکھن ڈیزل، 5 لاکھن LPG اور 20 لاکھن گندم سالانہ رعائی نزخوں پر خریدنے اور روئی کرنی میں ادا یگی کامعاہدہ کر سکتی ہے تو پاکستان بھی ہمت اور حوصلے کا مظاہرہ کرے اور ملکی مفادات کو مد نظر رکھتے ہوئے ایسے معاہدے کرے۔ مقامی کرنی میں تجارت کی کوشش کی جائے تاکہ ڈالر کے چنگل سے بھی جان چھوٹے۔ موجودہ حکومت اگر روس سے سستی گیس، تیل اور گندم حاصل کر لے تو یہ تاثر ختم نہ سہی کم ضرور ہو جائے گا کہ وہ امریکہ کا بہت زیادہ دباؤ قبول کرتی ہے اور امریکہ کی کسی بات کو رد نہیں کرتی۔ بلکہ یہ تاثر سامنے آئے گا کہ ہم اب بھی دنیوی تعلقات کے حوالے سے توازن قائم کرنا چاہتے ہیں۔

ان حالات میں اصل داشمندانہ فیصلہ یہ ہو گا کہ پاکستان امریکہ سے تودور ہو جائے لیکن اپنے پاؤں پر کھڑا ہونے کی کوشش کرے۔ پھر یہ کہ اگرچہ معاشی حالات کی بنیاد پر سیاسی اور عسکری قوت بنتی ہے لیکن اصل بات یہ ہے کہ پاکستان اپنے نظریے سے ہٹا ہوا ہے۔ اسی نظریاتی اخراج اور حق کے لیے ڈٹے نہ رہنے کی روشن کے نتیجہ میں ہم عالمی سطح پر ایک فٹ بال بن کر رہے گئے ہیں۔ حقیقت یہ ہے کہ ہماری عزت، وقار اور استحکام صرف اور صرف اسلام سے وابستہ ہے۔



مخالف کو اقتدار سے نکال باہر کرو اور **سٹی بشمنٹ** بھی شاید انتظار میں ہوتی ہے کہ ہمیں کوئی دعوت دے اور ہم "میرے عزیز ہم وطن!" کہیں انہیں بھی یہ کہنے کی بڑی جلدی ہوتی ہے۔ گویا دونوں کو وقت، ذاتی اور گروہی مفادات عزیز ہوتے ہیں۔ اگرچہ یقین سے کہنا مشکل ہے لیکن یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس سیاسی جنگ کی آڑ میں پاکستان میں امریکہ کی چین اور روس سے پر اکسی دار بھی ہو رہی ہے۔ ایک فریق کو امریکہ اور دوسرے کو چین اور روس سپورٹ کر رہے ہیں اور ہاتھیوں کی اس جنگ میں پاکستانی عوام اور پاکستان کی اقتصادیات بڑی طرح پس رہے ہیں۔ پھر یہ کہ خارجی سطح پر ایک زبردست نقصان یہ ہو رہا ہے کہ افغان طالبان کی حکومت سے ہمارے تعلقات خراب ہو رہے ہیں۔ افغانستان کے وزیر دفاع ملا یعقوب اور نائب وزیر خارجہ نے پاکستان پر الزام لگایا ہے کہ پاکستان امریکہ کو ہمارے خلاف اپنی ایئر سپیس استعمال کرنے کی اجازت دے رہا ہے۔

اگلے چند روز میں صورت حال اور بگڑتی نظر آتی ہے جب تحریک انصاف لانگ مارچ کی طرف بڑھے گی اور موجودہ حکومت اُس کو پوری طاقت سے روکنے کی کوشش کرے گی تو ملک میں خانہ جنگی جیسی صورت حال پیدا ہونے کا شدید خطرہ ہے۔ ہماری دنوں فریقوں سے درخواست ہے کہ وہ سمجھ بوجھ اور تدبیر کا مظاہرہ کریں اور کوئی درمیانی راستہ نکال لیں۔ یعنی تحریک انصاف چند ماہ اور صبر کر لے اسی سال انتخابات کروانے کی ضد چھوڑ کر اگلے سال کی پہلی سہ ماہی میں انتخابات کروانا قبول کر لے اور PDM اگست کی ضد چھوڑ کر چند ماہ پہلے انتخابات کروانا قبول کر لے۔ جہاں تک نئے آرمی چیف کی تقرری کا سوال ہے تو انتخابات کے حوالے سے طے کیا جا سکتا ہے۔ تحریک انصاف کو سمجھنا چاہیے کہ حالیہ صورت حال اور جلسوں وغیرہ سے عمران خان کو جو مقبولیت حاصل ہوئی ہے انتخابات کے چند ماہ کے التوا سے وہ مقبولیت ختم نہیں ہو جائے گی۔ فرض کریں کہ وہ سمجھتے ہیں کہ جو Tempo اس وقت بنایا ہے وہ ٹوٹ جائے گا۔ تو اول تو ایسی کوئی زیادہ توقع نہیں پھر یہ کہ انہیں ملکی مفاد اور خانہ جنگی سے بچنے کے لیے کچھ نہ کچھ قربانی تودینا پڑے گی دوسری طرف اگر PDM کی حکومت سمجھتی ہے کہ ان کے دور میں جو مہنگائی تیزی سے بڑھی ہے اُس کا انہیں نقصان ہوا ہے اور اب اگلے چند ماہ میں وہ مہنگائی کے حوالے سے عوام کو ریلف دے کر اس نقصان کی تلافي کر لیں گے تو ایسا آسان نہیں ہو گا۔ کیونکہ ہماری رائے میں مہنگائی صرف لوکل مسئلہ نہیں اس مسئلہ کا تعلق بین الاقوامی حالات اور IMF کے اُس پھندے سے ہے جو ہم نے اپنی گردن میں ڈالا ہوا ہے۔ لہذا آپ کی تگ و دو سے مہنگائی اگلے چند ماہ میں کچھ کم تو ہو سکتی ہے لیکن کوئی بڑا فرق واقع نہیں ہو گا۔ PDM کو اصل میں اس مسئلہ کی طرف توجہ دینے کی ضرورت ہے کہ ان پر جو امریکہ سے خصوصی تعلق کا ٹھپپہ غلط یا صحیح طور پر لگ گیا ہے، وہ تاثر ختم کرنے کی ضرورت ہے۔

# اللہ کی رحمت خاص کے مستحق کوں؟

(سورہ الاعراف کی آیات 156 اور 157 کی روشنی میں)



مسجد جامع القرآن قرآن اکیڈمی DHA کراچی میں امیر تنظیم اسلامی محترم شجاع الدین شیخ بخاری کے 30 ستمبر 2022ء کے خطاب جمعہ کی تلخیص

کہ اگر کوئی شخص اللہ کی رحمت کا طالب ہے تو اسے سب سے پہلے گناہوں کو چھوڑنا ہوگا۔ یہیں ہو سکتا کہ نافرمانیاں بھی کرتے رہو، اللہ کے احکامات بھی توڑتے رہو اور یہ بھی امید رکھو کہ اللہ کی رحمت نازل ہو۔ یہ آیات بنی اسرائیل کے حوالے سے نازل ہو رہی ہیں لیکن سبق مسلمانوں کے لیے بھی ہے۔ آگے فرمایا:

﴿وَيُؤْتُونَ الزَّكُورَةَ﴾ ”(جو) زکوٰۃ دیتے رہیں گے۔“  
(الاعراف: 156)

بنی اسرائیل میں زکوٰۃ کے ادا کرنے کے اعتبار سے، راہ خدا میں مال خرچ کرنے کے اعتبار سے بھی کمی کوتا ہی کا معاملہ رہا۔ دنیا کی محبت میں ڈوب کر دین کی خاطر خرچ کرنے کے اعتبار سے انہوں نے فرار اور کنارہ کشی اختیار کی۔ سورہ الاعراف کا نزول بھی دور کے آخر میں ہوا چنانچہ یہاں بنی اسرائیل کے حوالے سے آیات کا نزول اپنے اندر یہ معنی رکھتا ہے کہ جب حضور صلی اللہ علیہ وسلم ہجرت فرمادیہ شریف لے جائیں گے تو یہود تک پہلے دعوت فکار و حق کا پیغام پہنچ جائے۔ آگے فرمایا:

﴿وَالَّذِينَ هُمْ بِأَيْتَنَا يُؤْمِنُونَ ﴿١٥٦﴾﴾ ”اور جو لوگ ہماری آیات پر پختہ ایمان رکھیں گے۔“ (الاعراف: 156)

حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے آیات سے مژاد تورات اور انجیل کی آیات تھیں لیکن جب محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آخري رسول کے طور پر آگئے ہیں اور قرآن مجید کا آخری کتاب کے طور پر نزول ہو گیا تو اب اسے مانے بغیر چارہ نہیں۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں: اگر آج بالفرض موسیٰ علیہ السلام زندہ ہوتے تو مجھے مانے بغیر ان کو بھی کوئی چارہ کار نہیں تھا۔ ہم جانتے ہیں کہ عیسیٰ علیہ السلام دوبارہ تشریف لائیں گے اور اسی لیکن وہ بھی شریعت محمدی کی ہی پیروی کریں گے اور اسی کے معاملات کو آگے لے کر چلیں گے۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم

یہ بڑی جامع دعا ہے۔ یعنی جو شے اللہ عطا

فرمائے وہ عمدگی والی دے۔ اگر دولت بھی دے تو عمدگی والی دولت دے، ایسا نہ ہو کہ میں دولت کی محبت میں ڈوب کر تجھ سے دور ہو جاؤ۔ اگر اولاد عطا فرمائے تو عمدگی والی عطا فرم۔ ایسا نہ ہو کہ میں اولاد کی محبت میں ڈوب کر دین کے تقاضوں سے دور ہو جاؤ۔ اسی طرح اے اللہ! مجھے مال و اسباب عطا فرماجو میرے لیے مشکل و مصیبت کا باعث نہ بن جائیں۔ یہ اصل میں کسی بھی نعمت کا حسن ہوتا ہے۔ یہ دعا ہمارے معمولات میں شامل رہنی چاہیے۔

تلادوت آیات کے بعد:

آج ان شاء اللہ سورہ الاعراف کی آیات 156 اور 157 کا مطالعہ و تشریع مطلوب ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس سورت میں تفصیل سے پچھلی قوموں کے واقعات کو بیان فرمایا۔ یہ قرآن حکیم کا مستقل اسلوب ہے کہ سابقہ اقوام کی داستانوں کا ذکر کر کے ہر دور کے اہل ایمان کے لیے راہنمائی فراہم کرتا ہے تاکہ وہ سابقہ ادوار کے اہل ایمان کے صبر، استقامت اور دین کی خاطر دی گئی قربانیوں کو جانیں اور اپنے اندر ہمت، حوصلہ اور دین پر ثابت قدمی پیدا کریں۔ اسی طرح ان سابقہ اقوام کے تذکرہ میں اسلام و شناسوں، پیغمبروں کی دعوت کا انکار کرنے والوں اور اہل ایمان پر مظلوم ڈھانے والوں کے لیے بھی تنبیہ ہوا کرتی ہے تاکہ وہ ان کے انجام سے سبق حاصل کریں اور اسلام و شنسی سے بازا آ جائیں۔ اسی تناظر میں آج ہم سورہ الاعراف کی ان دو آیات کا مطالعہ کریں گے جن میں موسیٰ علیہ السلام اور بنی اسرائیل کا احوال بیان ہوا ہے۔ ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿وَأَكْتُبْ لَنَا فِي هَذِهِ الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ إِنَّا هُدُنَا إِلَيْكَ ط﴾ ”اور تو ہمارے لیے اس دنیا (کی زندگی) میں بھی بھلانی لکھ دے اور آخرت میں بھی، ہم تیری جناب میں رجوع کرتے ہیں۔“ (الاعراف: 156)

**مرتب: ابو ابراہیم**

﴿قَالَ عَذَابِي أُصِيبُ بِهِ مَنْ أَشَاءَ جَ وَرَجْمَتِي وَسَعَتْ كُلُّ شَيْءٍ ط﴾ ”(اللہ نے) فرمایا کہ میں عذاب میں مبتلا کروں گا جس کو چاہوں گا اور میری رحمت ہر شے پر چھائی ہوئی ہے۔“ (الاعراف: 156)

موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں اللہ تعالیٰ نے یہ فرمایا کہ دنیا و آخرت کی بھلانی اُس کو ملے گی جس کو اللہ عنایت کرنا چاہیے گا، کیونکہ کل کا کل اختیار اسی کے پاس ہے، وہ چاہے تو کسی کو بھی بخش دے۔ البتہ اس کی رحمت خصوصی طور پر ان لوگوں کو حاصل ہوگی جن کے بارے میں فرمایا:

﴿فَسَأَكُتُبُهَا لِلَّذِينَ يَتَّقُونَ﴾ ”تو اسے میں لکھ دوں گا ان لوگوں کے لیے جو تقویٰ کی روشن اختیار کریں گے“ (الاعراف: 156)

تقویٰ کے لغوی معنی ہیں اللہ کا خوف، ڈر دل میں ہونا۔ گناہوں سے، معصیت کے کاموں سے رُک جانا، اللہ کی پکڑ، نار اضکل اور عذاب سے ڈرنا۔ معلوم ہوا

کی آیت میں آتی ہے جو اللہ کے بنی صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات میں بھی شامل رہی۔ یقیناً ہم سب کو یاد بھی ہو گی۔

ارشاد باری تعالیٰ ہے:

﴿رَبَّنَا أَتَنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّ فِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ ﴿١٥٧﴾﴾ (البقرہ) ”پروردگار! ہمیں اس دنیا میں بھی خیر عطا فرم اور آخرت میں بھی خیر عطا فرم اور ہمیں بچا لے آگ کے عذاب سے۔“

پر ایمان لانے کی شرط کیوں لگائی گئی؟ آج پوری دنیا کا پریشان ہم پر ہے، کبھی اتحاد میں المذاہب کے عنوان سے کہا جاتا ہے کہ تمام مذاہب کو ملا کر ایک ہی مذہب بنادیا جائے۔ کبھی بڑے خوبصورت شائل کے اندر کہا جاتا ہے کہ چلو کوئی موسیٰ علیہ السلام کو مان لے، کوئی عیسیٰ علیہ السلام کو مان لے اور کوئی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لے۔ کیا فرق ہے؟ مگر نہیں۔ اللہ کا کلام فرق بتارہا ہے:

**فَوَمِنَ النَّاسِ مَنْ يَقُولُ أَمَّا بِاللَّهِ وَبِالْيَوْمِ الْآخِرِ وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِينَ ⑧** ”اور لوگوں میں سے کچھ ایسے بھی ہیں جو کہتے تو یہ ہیں کہ ہم ایمان رکھتے ہیں اللہ پر بھی اور یوم آخر پر بھی، مگر وہ حقیقت میں مومن نہیں ہیں۔“ (البقرہ: 8)

یعنی اللہ کو اور آخرت کو مانتے ہیں لیکن اللہ فرمرا ہا ہے کہ یہ ایمان والے نہیں۔ اس میں کیا مس ہو رہا ہے؟ کیونکہ وہ اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مانتے سے انکاری ہیں۔ یہودی اللہ کو مانتا ہے تو مانتا ہے، آخرت کو مانتا ہے تو مانتا ہے، حتیٰ کہ موسیٰ علیہ السلام کو مانتا ہے تو مانتا رہے لیکن اگر محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان نہیں لاتا تو وہ ایمان والا نہیں ہو سکتا۔ یہی اصول عیسائیوں کے لیے بھی ہے۔ یہ عقیدہ کامسئلہ ہے۔ البتہ اس میں عملی مسئلہ ضرورا ہم ہے۔ ہم یہ کہہ دیتے ہیں کہ یہودی اور عیسائی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کو نہیں مانتے وہ مسلمان نہیں، جہنم میں جائیں گے۔ مگر سوال یہ ہے کہ ان لوگوں تک دین پہنچانے کی ذمہ داری کس پر ہے؟ اگر وہ ذمہ داری ہم ادا نہیں کر رہے تو اس کا عذاب ہم پر بھی آئے گا، جس کام کے لیے امت کو کھڑا کیا گیا تھا وہ کام امت نہیں کر رہی، اسی وجہ سے تو یہ عذاب ہیں۔ اگلی آیت میں فرمایا:

**أَلَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمِّيَّ** ”جو اتباع کریں گے رسول نبی اُمیٰ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا،“

ذہن میں رہے کہ موسیٰ علیہ السلام کی دعا کے جواب میں یہ فرمایا جا رہا ہے کہ اللہ کی خاص رحمت ان کو حاصل ہوگی جو (1) تقویٰ کی روشن اختیار کریں گے، (2) زکوٰۃ ادا کریں گے، (3) اللہ کی آیات (قرآن) پر ایمان لا نکیں گے، (4) اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا نکیں گے اور ایمان لانا کافی نہیں ہے بلکہ ایمان کے بعد اتباع کرنا بھی ضروری ہے اور اتباع کا میدان بڑا وسیع ہے۔ قرآن پاک میں اکثر اطاعت کا لفظ آتا ہے جو اکثر و پیشتر احکام سے متعلق ہوتا ہے یعنی اوامر اور نواہی کے متعلق کہ کون سے کام کرنے ہیں اور کن کاموں سے باز رہنا ہے۔ جبکہ اتباع

سامنے رہنا چاہیے مگر ظاہری حلیے اور معاملات میں بھی سنت سے قریب تر ہونا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت میں شامل ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا:

((من احباب سنتی فقد احبني ومن احبني كان معنى في الجنة)) (مشکوٰۃ) ”جس نے میری سنت سے محبت کی یقیناً اس نے مجھ سے محبت کی اور جس نے مجھ سے محبت کی وہ میرے ساتھ جنت میں ہو گا۔“

رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت ایمان کا تقاضا ہے۔ سورۃ الاحزاب کی آیت 6 میں فرمایا:

”یقیناً نبیٰ کا حق مؤمنوں پر خود ان کی جانوں سے بھی زیادہ ہے۔“

یہ ہے پورا پیکچ، ایمان بھی، محبت بھی، ادب بھی، احترام بھی، تعظیم بھی، اطاعت، اتباع بھی اور زندگی کے تمام معاملات

کا معاملہ اس سے آگے کا ہوتا ہے۔ اُمّتی کسی حکم کا انتظار نہیں کرتا بلکہ اپنے آپ کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے معمولات زندگی سے قریب سے قریب تر کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کا جذبہ ایسا ہونا چاہیے جیسے ایک بندہ پہلے عیسائی تھا، جب مسلمان ہو گیا تو اس نے داڑھی رکھ لی۔ اس کے گھروالوں نے کہا کہ تو نے ہمارا مذہب تو چھوڑا ہی چھوڑا ہے لیکن تم نے اپنی شکل کیا بنالی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کو مان لیا اب ان کی مان کر چلنا بھی ضروری ہے۔ اب ان کا چہرہ ایسا تھا تو میرا چہرہ بھی ایسا ہو گا۔ اللہ تعالیٰ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی پیروی کا یہ جذبہ ہم سب کو عطا فرمائے۔ یہی اطاعت ہے۔ شب دروز کے مسائل اور معمولات زندگی ہوں یا اجتماعی سطح پر دعوت دین، اقامت دین کی جدوجہد ہو، اتباع رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ پورا پیکچ

پریس ریلیز 17 اکتوبر 2022ء

## مسائل میں گھری ہوئی امت کے لیے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نسخہ کیمیا ہے

### شجاع الدین شیخ

مسائل میں گھری ہوئی امت کے لیے اسوہ رسول صلی اللہ علیہ وسلم نسخہ کیمیا ہے۔ یہ بات تنظیم اسلامی کے امیر شجاع الدین شیخ نے ایک بیان میں کہی۔ انہوں نے کہا کہ ماہ ربیع الاول میں سیرت کانفرنسز اور محافل نعمت کا انعقاد یقیناً قابل تحسین ہے اور اگرچہ اللہ تعالیٰ کی حمد اور حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی شان مطلوب ہے اور عبادات کا لازمی جزو بھی ہے۔ لیکن حقیقت یہ ہے کہ اسلام صرف مذہبی رسومات کی ادائیگی کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے لہذا جب تک اس پر مکمل طور پر عمل نہیں کیا جاتا مسلمان دنیوی عزت و وقار اور اخروی نجات حاصل نہیں کر سکیں گے۔ مسلمانوں کو نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی مبارک سیرت پر اپنی نگاہیں مرکوز کرنا ہوں گی اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے عطا کردہ مشن کو اپنانا ہو گا اور یہ دیکھنا ہو گا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا کون سا ایسا عمل تھا جس پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اعلانِ نبوت سے لے کر تھا اس کا ذمہ داری کیا۔ ہم سمجھتے ہیں کہ اس حوالے سے دو آراء ممکن ہی نہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے مسلسل 23 سال تک اس دین کو قائم و نافذ کرنے کی شب دروز جدوجہد کی جسے اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو وحی کے ذریعے عطا کیا۔ امیر تنظیم اسلامی نے کہا کہ خطبہ جنتۃ الوداع میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے لوگوں سے یہ گواہی حاصل کی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عائد کر دہ ذمہ داری کو احسن ترین طریقہ سے ادا کر دیا ہے اور ساتھ ہی یہ بھی فرمایا کہ اب امت کی ذمہ داری ہے کہ وہ اس دین کو دنیا کے کونے کونے تک پہنچادے۔ آج ہماری ذلت و رسوانی کی وجہ یہ ہے کہ وہ ذمہ داری جو ہمیں سونپی گئی تھی ہم اُسے ادا کرنے میں بڑی طرح ناکام ہوئے۔ ہمیں یقین واثق ہے کہ اگر آج بھی خلوص اور جانشناختی سے دینِ اسلام کے نفاذ کی کوشش کی جائے تو اللہ تعالیٰ ہمیں کامیابی عطا فرمائے گا اور ہم ایک بار پھر اس دنیا کی قیادت کریں گے اور یہ ہماری اخروی نجات کا ذریعہ بھی بنے گا۔

(جاری کردہ: مرکزی شعبہ نشر و اشتاعت، تنظیم اسلامی، پاکستان)

ان شاء اللہ!

میں حتی الامکان اپنے آپ کو سنت رسول صلی اللہ علیہ وسلم سے قریب تر کرنا، اس کا نام اطاعت ہے۔ اللہ ہمیں اس کی توفیق عطا فرمائے۔ فرمایا:

**﴿الَّذِينَ يَتَّبِعُونَ الرَّسُولَ النَّبِيَّ الْأُمَّى﴾** ”جو اتباع کریں گے رسول نبی اُمی (صلی اللہ علیہ وسلم) کا۔“ (الاعراف: 157)

اب تورات یا شریعت موسوی valid نہیں ہوگی بلکہ اب قرآن مجید اللہ کی حتمی کتاب ہے جو اللہ کے آخری رسول صلی اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو النبی الامی کہنے کی ایک وجہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مکہ میں ولادت باسعادت ہے۔ اسی طریقے پر امیین ان عربوں کو کہا جاتا تھا جنہوں نے معروف معنوں میں تعلیم حاصل نہ کی ہو، خاص طور پر الہامی تعلیم کا سلسلہ تو، نبی اسرائیل میں انبیاء کی آمد کے ساتھ جاری رہا مگر بنی اسرائیل میں دوڑھائی ہزار برس تک کوئی پیغمبر اور نبی نہیں آئے لہذا اس معنی میں ان کو امیین کہا جاتا تھا۔ یہ کہتے ہوئے ہمیں بڑا عجیب لگتا ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم معروف معنوں میں پڑھے کچھ نہیں تھے لیکن یہی حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت کا بیان ہے۔ قرآن پاک میں ذکر موجود ہے کہ اگر بالفرض محال آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہیں لکھا پڑھا ہوتا تو لوگ اعتراض کرتے کہ انہوں نے قرآن اپنے پاس سے لکھ دا لا ہے۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عظمت ہے کہ براہ راست اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سکھایا اور جس نے 40 برس تک ظاہری اعتبار سے کچھ سیکھا نہیں وہ 40 برس کے بعد وہ کلام پیش کر رہا ہے کہ قیامت تک اس کی حکمت اور معارف کے موئی ختم نہیں ہوں گے اور وہ عرب جنہیں اپنی عربی زبان پر بڑا نازخواہ بھی دنگ رہ گئے اور اس قرآن کریم کا چلتیخ قبول نہ کر سکے۔ یہی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان ہے کہ آپ کو معلم انسانیت بنا کر بھیجا گیا۔ اس سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خاص فضیلت ثابت ہوتی ہے۔ بالفرض انسانوں میں سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کسی کے شاگرد ہوتے تو اتنا داد ہونے کے ناطے اس کا مرتبہ بلند رہتا لیکن رب کو یہ منظور نہیں تھا لہذا آپ کا مرتبہ سب سے بلند بنایا گیا اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو انسانیت کا معلم بنایا گیا۔ آگے فرمایا:

**﴿الَّذِي يَجْدُونَهُ مَكْتُوبًا عِنْدَهُمْ فِي التَّوْزِيَةِ وَالْأُنْجِيلِ ذُرْ﴾** ”جسے پائیں گے وہ لکھا ہوا اپنے پاس تورات اور انجلیل میں،“ (الاعراف: 157)

بھی انجلیل کی کچھ آیات ایسی موجود ہیں جن میں اشارہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی طرف ہے۔ چنانچہ اب بھی یہود و نصاریٰ میں سے جو لوگ اسلام قبول کرتے ہیں تو ان میں سے کئی ان بشارات کو دیکھتے ہوئے قرآن مجید کے مطالعہ کی طرف آتے ہیں اور پھر اللہ جسے چاہتا ہے ہدایت دے دیتا ہے۔ اب وہی لوگ بیان کرتے ہیں کہ یہ وہ آیات ہیں جو محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم کے بارے میں ہیں۔ قرآن سورۃ الفتح کے آخر میں بتاتا ہے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے صحابہؓ کی نشانیاں بھی تورات و انجلیل میں موجود ہیں، جب ان کی موجود ہیں تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا معاملہ تو ان سے بہت بڑھ کر ہے۔

زیر مطالعہ آیت کا عنوان ہے: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ہمارا تعلق۔ اس میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق کے ذیل میں چار باتوں کا ذکر ہے۔ اس پر ہمارے استاد محترم بانی تنظیم اسلامی ڈاکٹر اسرار احمدؒ کا خطاب بھی ہے جواب بہت جامع کتاب پچھے کی صورت میں موجود ہے جس کا عنوان ہے: نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارے تعلق کی بنیادیں۔ اس میں زیادہ تفصیلات آپ کو میرا نہیں گی۔

### نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہمارا عملی تعلق

اب آگے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے فرائض اور ذمہ داریوں کے حوالے سے عملی پہلو بیان ہو رہے ہیں۔ فرمایا:

**﴿يَا أُمَّرُهُمْ بِالْمَعْرُوفِ وَيَنْهَا هُمْ عَنِ الْمُنْكَرِ وَيُحِلُّ لَهُمُ الظَّيْنَتِ﴾** ”وہ انہیں نیکی کا حکم دیں گے تمام برائیوں سے روکیں گے اور ان کے لیے تمام پاک چیزیں حلال کر دیں گے،“ (الاعراف: 157)

اصل میں جو حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کریں گے ان کو یہ بتایا جا رہا ہے کہ اتباع کا میدان یہ بھی ہے، اتباع حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی کرو تو یہاں بھی کرو۔ محض خوشبو لگا کر، مساواں کا اہتمام کر کے، سفید کپڑا پہن کر مطمئن نہ ہو جاؤ کہ سنت کے تقاضے پورے ہو گئے۔ ان اعمال کی نسبت بھی حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے، یہ بھی کرنے ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم آکر معروف کا حکم دے رہے ہیں اور منکر سے روک رہے ہیں۔ کیا جائز ہے کیا ناجائز ہے، کیا کام کرنے ہیں، کمن سے رُک جانا ہے، اس کی تعلیم رسول صلی اللہ علیہ وسلم فرمائیں گے۔ پھر انہی تعلیمات کے مطابق امر بالمعروف و نہی عن المنکر کا فریضہ ادا کرنا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے بعد اس امت کی ذمہ داری ہے۔ لیکن آج یہ امت اس بنیادی ذمہ داری کو بھول چکی ہے۔ آگے 12 ربیع الاول آرہا ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وسلم سے محبت، آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ادب و احترام لازم فرمائے۔ آمین یا رب العالمین!

اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد کی بشارات پچھلی کتابوں یعنی تورات اور انجلیل میں موجود ہیں اور قرآن کہہ رہا ہے کہ یہ قیامت تک موجود پائیں گے۔ گوکہ تورات اور انجلیل میں بڑی تبدیلیاں اور تحریفات ہو چکی ہیں مگر اب

# اللہ کی عظیم کتاب و قرآن کریم میں فرک رسول صلی اللہ علیہ وسلم

ڈاکٹر محمد نجیب قاسمی

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا فرمان اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے: کیسا عالی شان مقام حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو ملا کہ آپ کا کلام اللہ تعالیٰ کے حکم سے ہی ہوتا تھا، جیسا کہ اللہ تعالیٰ خود ارشاد فرماتا ہے: ”اور یہ اپنی خواہش سے کچھ نہیں بولتے، یہ تو خالص وحی ہے جو ان کے پاس بھیجی جاتی ہے۔“ (انجم: 3، 4)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی لوگوں کی ہدایت کی فکر  
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم لوگوں کی ہدایت کی اس قدر فکر فرماتے کہ اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”(اے پیغمبر!) شاید تم اس غم میں اپنی جان ہلاک کئے جا رہے ہو کہ یہ لوگ ایمان (کیوں) نہیں لاتے؟“ (الشعراء: 3)

ہمارے نبی کافروں اور مشرکوں کو ایمان میں داخل کرنے کی دن رات فکر فرماتے اور اس کے لیے ہر ممکن کوشش فرماتے، لیکن آج بعض مسلمان اپنے ہی بھائیوں کو کافر اور مشرک قرار دینے میں بڑی عجلت سے کام لیتے ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نبی رحمت بنا کر بھیجے گئے

رب العالمین نے اپنے نبی کو رحمۃ للمسلمین یا رحمۃ للعرب نہیں بنایا بلکہ رحمۃ للعالمین بنایا ہے جیسا کہ فرمان الہی ہے: ”اور (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے جہانوں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا ہے۔“ (الانبیاء: 107) جس نبی کو سارے جہاں کے لیے رحمت ہی رحمت بنا کر بھیجا گیا ہو، اس نبی کی تعلیمات میں دہشت گردی کیسے مل سکتی ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیشہ امن و امان کو قائم کرنے کی ہی تعلیمات دی ہیں۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم خاتم النبیین ہیں

آپ صلی اللہ علیہ وسلم نبی ہونے کے ساتھ خاتم النبیین بھی ہیں، حضرت آدم علیہ السلام سے جاری نبوت کا سلسلہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر ختم ہو گیا، یعنی اب کوئی نئی شریعت نہیں آئے گی، اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”(مسلمانو!) محمد تم مددوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں، اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔“ (الاحزاب: 40) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا: ”میں آخری نبی ہوں۔ میرے بعد کوئی نبی پیدا نہیں ہوگا۔“

(صحیح بخاری و مسلم)

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمی رسالت سے نوازا گیا: متعدد آیات میں اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالمی رسالت کو بیان کیا ہے، یہاں صرف دو آیات پیش ہیں: ”(اے رسول! ان سے) کہو کہ اے لوگو! میں تم سب کی طرف اس اللہ کا بھیجا ہوا رسول ہوں جس کے قبضے میں تمام

(المشرح: 1 تا 4) دنیا میں کوئی لمحہ ایسا نہیں گزرتا جس میں ہزاروں مسجدوں کے مناروں سے اللہ کی وحدانیت کی شہادت کے ساتھ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی شہادت ہر وقت نہ دی جاتی ہو اور لاکھوں مسلمان نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود نہ بھیجتے ہوں۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ کے بعد سب سے زیادہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا نام نامی اس دنیا میں لکھا، بولا، پڑھا اور سنایا جاتا ہے۔

حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم صاحبِ حوض کوثر

خالق کائنات نے صرف دنیا ہی میں نہیں بلکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حوض کوثر عطا فرما کر قیامت کے روز بھی ایسے بلند و اعلیٰ مقام سے سرفراز فرمایا ہے جو صرف اور صرف حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے، اللہ تعالیٰ ارشاد فرماتا ہے: ”(اے پیغمبر!) یقین جانو ہم نے تمہیں کوثر عطا کر دی ہے۔ لہذا تم اپنے پروردگار (کی خوشنودی) کے لیے نماز پڑھو اور قربانی کرو۔ یقین جانو تمہارا دشمن ہی وہ ہے جس کی جڑ کٹی ہوئی ہے یعنی جس کی نسل آگے نہ چلے گی۔“ (الکوثر: 1 تا 3)

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام

اللہ تعالیٰ نے نہ صرف زمین میں بلکہ آسمانوں پر بھی اپنے نبی کو بلند مقام سے نوازا ہے چنانچہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: اللہ تعالیٰ نبی پر حمتیں نازل فرماتا ہے۔ اور فرشتے نبی کے لیے دعائے رحمت کرتے ہیں۔ اے ایمان والو! تم بھی نبی پر درود وسلام بھیجا کرو۔ (الاحزاب: 56)

اس آیت میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اس مقام کا بیان ہے جو آسمانوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو حاصل ہے اور وہ یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ فرشتوں میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا ذکر فرماتا ہے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر حمتیں بھیجتا ہے۔ اور فرشتے بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی بلندی درجات کے لیے دعا نہیں کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے زمین والوں کو حکم دیا کہ وہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر درود وسلام بھیجا کریں۔

خالق کائنات نے اپنے حبیب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کو قرآن کریم میں عمومی طور پر یا آئیہا الشیعی، یا آئیہا الرسُولُ، یا آئیہا المدّثُرُ اور یا آئیہا المُزَمَّلُ جیسی صفات سے خطاب فرمایا ہے، حالانکہ دیگر انبياء کرام کو ان کے نام سے بھی خطاب فرمایا ہے۔ صرف چار جگہوں پر اسم مبارک محمد اور ایک جگہ اسم مبارک احمد قرآن کریم میں آیا ہے۔ ”اور محمد ایک رسول ہی تو ہیں، ان سے پہلے بہت سے رسول گزر چکے ہیں۔“ (آل عمران: 144) ”مسلمانو!“ محمد تم مددوں میں سے کسی کے باپ نہیں ہیں، لیکن وہ اللہ کے رسول ہیں اور تمام نبیوں میں سب سے آخری نبی ہیں۔ ”(الاحزاب: 40) ”اور جو لوگ ایمان لے آئے ہیں، اور انہوں نے نیک عمل کئے ہیں، اور ہر اس بات کو دل سے مانا ہے جو محمد پر نازل کی گئی ہے، اور وہی حق ہے جو ان کے پروردگار کی طرف سے آیا ہے، اللہ نے ان کی برائیوں کو معاف کر دیا ہے اور ان کی حالت سنوار دی ہے۔ ”(محمد: 2) ”محمد اللہ کے رسول ہیں، اور جو لوگ ان کے ساتھ ہیں وہ کافروں کے مقابلہ میں سخت ہیں اور آپس میں ایک دوسرے کے لیے رحم دل ہیں۔“ (الفتح: 29)

”اور وہ وقت یاد کرو جب عیسیٰ بن مریم نے کہا تھا کہ: اے بنو اسرائیل! میں تمہارے پاس اللہ کا ایسا پیغمبر بن کر آیا ہوں کہ مجھ سے پہلے جتورات (نازل ہوئی) تھی، میں اس کی تصدیق کرنے والا ہوں اور اس رسول کی خوشخبری دیئے والا ہوں جو میرے بعد آئے گا، جس کا نام احمد ہے۔“ (الصف: 6)

معلوم ہوا کہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام نے اپنے زمانہ ہی میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نبی ہونے کی تصدیق فرمادی تھی۔

حضرور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا عالمی مقام و مرتبہ

اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی کو ایسا عظیم الشان مقام عطا فرمایا ہے کہ کوئی بشر حتیٰ کہ نبی یا رسول بھی اس مقام تک نہیں پہنچ سکتا، چنانچہ اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں ارشاد فرماتا ہے: ”(اے پیغمبر!) کیا ہم نے تمہاری خاطر تمہارا سینہ کھوں نہیں دیا؟ اور ہم نے تم سے تمہارا وہ بوجھا تاردا ہے، جس نے تمہاری کمر توڑ رکھی تھی۔ اور ہم نے تمہاری خاطر تمہارے تذکرے کو اوچا مقام عطا کر دیا ہے۔“

”اے چادر میں لپٹنے والے! رات کا تھوڑا حصہ چھوڑ کر باقی رات میں (عبادت کے لیے) کھڑے ہو جایا کرو۔ رات کا آدھا حصہ یا آدھے سے کچھ کم، یا اُس سے کچھ زیادہ۔ اور قرآن کی تلاوتِ اطمینان سے صاف صاف کیا کرو۔“ (المزمل: 1 تا 4) اسی طرح سورۃ المزمل کی کی آخری آیت میں اللہ رب العزت فرماتا ہے: ”(اے پیغمبر!) تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم دو تھائی رات کے قریب اور کبھی آدھی رات اور کبھی ایک تھائی رات (تجدد کی نماز کے لیے) کھڑے ہوتے ہو اور تمہارے ساتھیوں (صحابہ کرام) میں سے بھی ایک جماعت (ایسا ہی کرتی ہے)۔“

### حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق

اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں اپنے نبی کے اخلاق کے متعلق فرماتا ہے: ”اور یقیناً تم اخلاق کے اعلیٰ درجہ پر ہو۔“ (القلم: 4) حضرت عائشہؓ سے جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے اخلاق کے متعلق سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا: ”آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا اخلاق قرآنی تعلیمات کے عین مطابق تھا۔“ (بخاری و مسلم)

اللہ تعالیٰ ہمیں رحمۃ للعالمین اور خاتم النبیین حضرت محمد صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ پر چلنے کی توفیق دے۔  
آمین یا رب العالمین!

اللہ تعالیٰ نے ان دونوں آیات میں واضح طور پر بیان فرمادیا کہ قرآن کریم کے مفسراً اول حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم پر یہ ذمہ داری عائد کی گئی کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم امت مسلمہ کے سامنے قرآن کریم کے احکام و مسائل کھوں کھول کر بیان کریں۔ اور ہمارا یہ ایمان ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اقوال و افعال کے ذریعہ قرآن کریم کے احکام و مسائل بیان کرنے کی ذمہ داری بحسن خوبی انجام دی۔ تاریخ کا سب سے لمبا سفر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کے نام: تاریخ کے سب سے لمبے سفر (اسراء و معراج) کا ذکر ہے جس میں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو آسمانوں کی سیر کرائی گئی۔ مسجد حرام (مکہ مکرمہ) سے مسجد قصیٰ کے سفر کو اسراء کہتے ہیں۔ اور یہاں سے جو سفر آسمانوں کی طرف ہوا اس کا نام معراج ہے۔ اس واقعہ کا ذکر سورۃ نجم کی آیات میں بھی ہے۔ سورۃ النجم کی آیات 13 تا 18 میں وضاحت ہے کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے (اس موقع پر) بڑی بڑی نشانیاں ملاحظہ فرمائیں۔

### حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی نماز

اللہ تعالیٰ کا پیار بھرا خطاب حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے ہے کہ آپ رات کے بڑے حصہ میں نماز تجد پڑھا کریں:

آسمانوں اور زمین کی سلطنت ہے۔“ (الاعراف: 158) اسی طرح اللہ تعالیٰ فرماتا ہے: ”اوہ (اے پیغمبر!) ہم نے تمہیں سارے ہی انسانوں کے لیے ایسا رسول بنایا کہ بھیجا ہے جو خوشخبری بھی سنائے اور خبردار بھی کرے۔“ (سما: 28) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا اسوہ حسنہ بنی نوع انسان کے لیے: چونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو عالمی رسالت سے نوازا گیا ہے، اس لیے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی قیامت تک آنے والے تمام انسانوں کے لیے نمونہ بنائی گئی، جیسا کہ اللہ تعالیٰ بیان فرماتا ہے: ”حقیقت یہ ہے کہ تمہارے لیے رسول اللہ کی ذات میں ایک بہترین نمونہ ہے ہر اس شخص کے لیے جو اللہ سے اور یوم آخرت سے امید رکھتا ہو۔ اور کثرت سے اللہ کا ذکر کرتا ہو۔“ (الاحزان: 21) حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی زندگی کا ایک ایک لمحہ قیامت تک آنے والے انسانوں کے لیے نمونہ ہے، لہذا ہمیں چاہئے کہ ہم حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی سنتوں پر عمل کریں۔

### حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع

اللہ تعالیٰ نے اپنے حبیب صلی اللہ علیہ وسلم کے اسوہ میں دونوں جہاں کی کامیابی و کامرانی مضمر رکھی ہے، لہذا اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی اتباع کو لازم قرار دیا، فرمان الہی ہے: (اے پیغمبر! لوگوں سے) کہہ دو کہ اگر تم اللہ سے محبت رکھتے ہو تو میری اتباع کرو، اللہ تم سے محبت کرے گا اور تمہاری خاطر تمہارے گناہ معاف کر دے گا۔ (آل عمران: 31) اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم کی سینکڑوں آیات میں اپنی اطاعت کے ساتھ رسول کی اطاعت کا بھی حکم دیا ہے۔ ان سب جگہوں پر اللہ تعالیٰ کی طرف سے بندوں سے ایک ہی مطالبہ ہے کہ فرمان الہی کی تعمیل کرو اور ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کرو۔ غرضیکہ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں متعدد جگہوں پر یہ بات واضح طور پر بیان کر دی کہ اللہ تعالیٰ کی اطاعت کے ساتھ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت بھی ضروری ہے اور اللہ تعالیٰ کی اطاعت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی اطاعت کے بغیر ممکن ہی نہیں ہے۔

### قرآن کے مفسراً اول: حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم

اللہ تعالیٰ اپنے پاک کلام میں فرماتا ہے: ”یہ کتاب ہم نے آپ کی طرف اتاری ہے کہ لوگوں کی جانب جو حکم نازل فرمایا گیا ہے، آپ اسے کھوں کھول کر بیان کر دیں، شاید کہ وہ غور و فکر کریں۔“ (الخل: 44) اسی طرح فرمان الہی ہے: ”یہ کتاب ہم نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر اس لیے اتاری ہے تا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم ان کے لیے ہر اس چیز کو واضح کر دیں جس میں وہ اختلاف کر رہے ہیں۔“ (الخل: 64)

## رفقاء متوجہ ہوں

ان شاء اللہ ”نمرہ مسجد ملک پارک دفتر سوئی گیس لنک روڈ اکنخانہ، گوجرانوالہ، حلقة گوجرانوالہ“ میں 23 اکتوبر 2022ء (بروز اتوار نمازِ عصر تا بروز ہفتہ نمازِ ظہر)

## مہتممی و ملکوم تربیتی کوئی

کا انعقاد ہو رہا ہے

**نوٹ:** ملکوم تربیتی کورس میں درج ذیل موضوع پر بامی مذکور ہو گا۔ گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا سکیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور زیادہ سے زیادہ رفقاء متعلقہ پروگرام میں شریک ہوں۔

اور 28 اکتوبر 2022ء (بروز جمعۃ المبارک نمازِ عصر تا بروز اتوار نمازِ ظہر)

## امراء، نقباء و معاونین تربیتی و مشاورتی اجتماع

کا انعقاد ہو رہا ہے

**نوٹ:** درج ذیل موضوع پر بامی مذکور ہو گا۔ ذمہ داران سے گزارش ہے کہ دستیاب مواد کا مطالعہ کر کے تشریف لا سکیں۔ ☆ اسلام کا انقلابی منشور (سیاسی سطح پر)

زیادہ سے زیادہ امراء، نقباء و معاونین پروگرام میں شریک ہوں۔ (موسم کی مناسبت سے بستر ہمراہ لا سکیں)

برائے رابطہ: 0334-4600937 / 053-3600937

المعلن: مرکزی شعبہ تعلیم و تربیت: 042(35473375-78)

# آڈیولیکس کی وجہ سے صرف ہماری تو ہی سلامتی خرداش ہو گئی ہے بلکہ ہم نین الائچی طور پر بھی ناقابل اعتبار ہو گئے ہیں: ایوب بیگ مرزا

پاکستان کو ساتھ رکھنے والی ایک اسلامی حکومت کے شعبہ میں اپنی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے بصورت دیگر اگر وزیر اعظم ہاؤس محفوظ نہیں ہے تو باقی کیا محفوظ رہے گا: رضاۓ الحق

## آڈیولیکس اور سیاسی جنگ کے موضوعات پر

حالات حاضرہ کے منفرد پروگرام "زمانہ گواہ ہے" میں معروف دانشوروں اور تجزیہ نگاروں کا اظہار خیال

میزبان: ڈاکٹر جابریل  
سوال: شروع ہو گئی ہیں۔ بہر حال اب یہ نیشنل سلامتی کا ایشوں بن چکا ہے۔ اس میں کون کون ملوث ہے جب ابتدائی تحقیقات ہوں گی تو معلوم ہو گا۔

سوال: موجودہ لیکس کا ڈان لیکس اور وکی لیکس کے ساتھ کوئی تعلق ہے؟

**رضاۓ الحق:** وکی لیکس میں امریکی ادارے NSA کے ملازم Edward Snowden نے کچھ ڈیٹا چوری کیا اور پھر Julian Assange نے لیک کر وا دیا۔ وکی لیکس میں نواز شریف صاحب کا نام بھی آگیا۔ وہ آڈیولیکس نہیں تھیں لیکن طریقہ کار ان لیکس سے ملتا جلتا ہی تھا۔ وہاں بھی کسی انتہی جنس ایجنسی نے معلومات اکٹھی کی ہوئی تھیں اور یہاں بھی ایسا لگ رہا ہے کہ کسی ایجنسی نے چیزیں اکٹھی کی ہوئی ہیں، وہاں پر دنیا بھر کی کئی شخصیات سے متعلق لیکس تھیں اور بہت سارے لوگ شکنخی میں آگئے۔ ڈیٹا موجود ہوتا ہے یا اس کو حاصل کر لیا جاتا ہے اور ایجنسیز سیاسی جماعتوں کا بازو مردوڑنے کے لیے یہ کام کرتی ہیں۔

سوال: موجودہ آڈیولیکس کو سامنے رکھیں تو حکمرانوں کے قول فعل کا تضاد کھل کر عوام کے سامنے آگیا۔ ہمارے حکمران قومی مفاد کی بجائے ذاتی مفاد کو ترجیح کیوں دیتے ہیں؟

**ایوب بیگ مرزا:** آڈیولیکس کی وجہ سے ہم اپنا مقام بہت نیچے گرا چکے ہیں۔ اب ہم پر کوئی اعتناد نہیں کرے گا۔ نہ صرف ہماری قومی سلامتی مخدوش ہو گئی ہے بلکہ ہم بین الاقوامی طور پر بھی ناقابل اعتبار ہو گئے ہیں۔ جہاں

ہوتے ہیں اور وہ ایسی جگہ پر داخل کر کے جاسوسی کی جاتی ہے۔ البتہ مذکورہ لیکس میں بہت سی گفتگو فون پر ہوئی ہے لہذا زیادہ چانس زیادہ بات کے ہیں کہ کسی طرح موبائل ڈیٹا لیک ہوا ہو یا جدید ٹیکنالوجی کے ذریعے کالزر یا کارڈ کی گئی ہوں۔ تیسرا چانس یہ بھی دکھائی دیتا ہے کہ جیسے ما پسی میں بھی ان سائیٹ جا ب کا معاملہ ہوتا رہا ہے، اس لیے ممکن ہے

مرقب: محمد فیض چودھری

کہ اندر کا ہی کوئی آدمی کسی وجہ سے اس میں ملوث ہو۔ یہ بھی سننے میں آیا ہے کہ کچھ مقتندر قوتوں کی طرف سے وزیر اعظم ہاؤس اور حساس علاقے انڈر سر ولنس رہتے ہیں۔ اسرائیلی کمپنی نے ایک سافٹ ویر پیکیس کے نام سے ایجاد کیا ہے جس کے بارے میں معلوم ہے کہ وہ ما پسی میں بڑے پیمانے پر مختلف اداروں اور ممالک کی جاسوسی کے لیے استعمال کیا گیا۔ وہ سافٹ ویر انہوں نے کچھ اس طرح سے ڈیزائن کیا ہے کہ اس کے ذریعے یہ فون کالزر اور نیکست میسجر تک کچھ کیے جاسکتے ہیں۔ یہ سافٹ ویر انہوں نے بھی اسرائیل سے خریدا تھا۔ اصل میں ڈارک ویب کے ذریعے یہ کام ہورہا تھا جس کے لیے خاص سافٹ ویر استعمال کرنا پڑتا ہے۔ جس نے بھی یہ کام کروا یا کیا اس نے "indishell" کے نام سے breach.com پر اپنا اکاؤنٹ ظاہر کیا اور پھر اس نے یہ ساری تفصیلات شیئر کیں کہ میرے پاس اتنے گھنٹے کی ریکارڈنگ موجود ہے جس میں پاکستان کے موجودہ اور سابقہ وزیر اعظم سمیت اہم شخصیت کی آڈیولیکس موجود ہیں۔ اب دونوں وزیر اعظموں کی لیکس سامنے آئیں

**سوال:** کیا آڈیولیکس کا معاملہ قومی سلامتی پر سوال یہ نہیں ہے؟  
**رضاۓ الحق:** یقیناً! آڈیولیکس کی دوسرے قومی ایشور کے حوالے سے بھی نقصان دہ ثابت ہو سکتی ہیں لیکن قومی سلامتی کا مسئلہ سب سے اہم ہے کیونکہ یہ معاملہ وزیر اعظم ہاؤس میں ہوا ہے اور وزیر اعظم ملک کے چیف ایگزیکٹو ہیں۔ ہمارا نیو کلیئر کانٹرینری کا پورا پروگرام انہی کے کنٹرول میں ہے۔ پھر قومی سلامتی کے سارے معاملات، ملاقاتیں، ڈسکشن وزیر اعظم ہاؤس میں ہی ہوا کرتی ہے۔ اگر وہاں سے کوئی بات لیک ہو جائے تو اس کا مطلب ہے کہ یہ معاملہ حقیقتاً ایک بہت بڑا سکیورٹی کا ایشو ہے۔ اسلام آباد کا ریڈ زون کا علاقہ سب سے زیادہ ہائی سکیورٹی ایریا ہے کیونکہ یہاں وزیر اعظم ہاؤس، پریم کورٹ، سفارت خانے وغیرہ موجود ہیں اور فیصلہ سازی کے حوالے سے بھی یہ سب سے اہم جگہ ہے، وہاں اس طرح کے واقعات کا ہونا ہماری قومی سلامتی پر سوال ہے۔ ان آڈیولیکس کے حوالے سے اس وقت بہت ساری تھیوریز گرڈش میں ہیں۔ قومی سلامتی کا ایشو اٹھا تو اس کا مطلب ہے کہ وزیر اعظم ہاؤس کو bug کر دیا گیا۔ حالانکہ bug کرنے چانس بہت کم ہوتے ہیں کیونکہ انتہی جنس بیور وہر مینگ سے پہلے اور تقریباً دو یا تین مرتبہ سویپ کرتی ہے۔ ان کے پاس debug کرنے کے آلات ہوتے ہیں، اس لیے بظاہر Bugs کے چانس زم ہیں۔ ایک اور امکان یہ ظاہر کیا جا رہا ہے کہ کچھ ایسی ڈرون ٹیکنالوجی بھی دستیاب ہے جس میں مانیکرولیوں کے آلات

اس نے پھر آگے استعمال کیا۔ اس مسئلے کا حل بھی ہے۔ یقیناً پاکستان کی سکیورٹی ایجنسیز اس پر توجہ دے رہی ہوں گی لیکن زیادہ توجہ کی ضرورت ہے۔ پاکستان کو سائبِر سکیورٹی کو بڑھانے کی ضرورت ہے، اس کے لیے سافٹ ویئر انجینئرنگ کی زیادہ ضرورت ہوگی اور سافٹ ویئر انڈسٹری میں بھی زیادہ لوگ چاہئیں۔ اس وقت انڈیا کی پوری دنیا میں ایک سو چالیس بلین کی سافٹ ویئر کی ایکسپورٹ ہے۔ پھر ہمارے اداروں میں اس طرح کی صلاحیت کو بڑھانے کی ضرورت ہے۔ اگر وزیر اعظم ہاؤس محفوظ نہیں ہے تو وہ اکیلا نارگٹ نہیں ہو گا بلکہ اور بھی بہت سارے ٹارکش ہوں گے۔ 2013ء میں اسلام آباد میں امریکن ایمیسی کو توسعہ دی گئی جس میں انہوں نے اپنی عمارت کو پانچ سے سات منزلوں تک اٹھانا تھا۔ کہا جاتا ہے کہ آئی ایس آئی نے اس وقت کہا تھا کہ اس کی اجازت نہ دی جائے کیونکہ اس صورت میں اس کی ڈائریکٹ لائن آف سائنس میں constitutional Avenue آ جاتا ہے۔ لیکن اس وقت وہ بات مانی نہیں گئی۔ پھر اس طرح کی حساس جگہوں پر فون لے کر جانے کی اجازت نہیں ہونی چاہیے۔ پھر وہاں سکیور آپرینگ سسٹم استعمال کیا جائے جیسا کہ ساری دنیا میں استعمال کیے جاتے ہیں۔ حالیہ ایک خبر ہے کہ یورپی یونین نے زیر زمین بنکر بنانے کا ارادہ کیا ہے جہاں پران کی اہم میٹنگز ہوا کریں گی۔ یعنی وہ سمجھ رہے ہیں کہ یہ کتابڑا ایشو ہے لیکن ہم سب کے لیے اوپن چھوڑ رہے ہیں۔ بہر حال ہمیں سائبِر سکیورٹی کے معاملات کو اہمیت دینے کی ضرورت ہے۔

**سوال:** ہمارے اخلاقی زوال کے بہت سارے مظاہر سامنے آتے رہتے ہیں۔ ہماری ایک خاتون وزیر کو لندن میں لوگوں نے گھیر لیا اور ان کے ساتھ بد تمیزی کی گئی۔ کیا ہمارے اخلاق و اقدار اس بات کی اجازت دیتے ہیں؟

**ایوب بیگ مرزا:** میں سمجھتا ہوں کہ لندن کا یہ واقعہ انتہائی غلط ہوا ہے۔ میرے پاس الفاظ نہیں ہیں کہ میں اس کی مذمت کروں کیونکہ غلط بات غلط ہے چاہے کوئی کرے۔ دیسے وہاں کے معاشرے میں عورت اور مرد کا کوئی فرق نہیں ہے لیکن ہم تو عورت اور مرد میں فرق کرتے ہیں۔ اصل میں ہمارے ہاں سیاست میں تمام تر ذاتی مفادات کا معاملہ ہے۔ ہر چیز ذاتی مفاد کے مطابق آگے

گزرے ہیں۔ ہر ایک نے صرف اپنے اور اپنی جماعت کے مفاد کو مقدم رکھا۔ کوئی ایکشن کا مطالبہ کر رہا ہے، کوئی ایکشن کے خلاف ہے، کوئی کہہ رہا ہے کہ تم دونوں لڑتے رہو تو کہ فائدہ تیسرا لے لے۔ یہ صورت حال ہے جس کی وجہ سے پاکستان کی پوزیشن بہت خراب ہے۔

**سوال:** اگر یہ انفارمیشن ہائیڈ وار کا حصہ ہے تو ہمارے سکیورٹی اداروں کو اپنی سلامتی کو محفوظ رکھنے کے لیے کیا اقدامات کرنے پڑیں گے؟

**رضاء الحق:** میں نے اسرائیلی سافٹ ویئر پیکیس کا ذکر کیا جس کو فلسطینیوں کے کاز کے خلاف استعمال کیا جاتا رہا ہے اور انڈیا نے اس کو خریدا تھا اور اس نے بھی یقیناً ہمارے خلاف استعمال کیا ہوگا۔ یقیناً ہماری کا وُنُظر

انفارمیشن ہائینگ موجودہ دور کا سب سے موثر جتنی ٹول ہے۔ اسی کے ذریعے 2010ء میں ایران کے نیوکلیسیر پروگرام کو بھی سبوتاش کیا گیا تھا۔ جس میں اسرائیل کا بنایا ہوا وارس استعمال ہوا۔

پیکیس رہی ہیں اور چین کے ساتھ مل کر اپنے آپ کو بہتر بنانے کی کوشش کی ہے۔ ہائیڈ وار سیاسی، معاشی بنیادوں پر بھی لڑی جاتی ہے لیکن آج کل یہ انفارمیشن ٹیکنالوژی کی جنگ بن چکی ہے۔ اس کو فتح جزیش وار بھی کہا جاتا ہے اس میں آئی ایم ایف، ولڈ بیک اور فیٹیف جیسے اداروں کو استعمال کیا جاتا ہے۔ سیاسی عدم استحکام کے لحاظ سے دیکھا جائے تو عرب اسپرینگ اس کی بہت بڑی مثال ہے جس میں سو شل میڈیا کو استعمال کیا گیا۔ انفارمیشن ہائینگ وار موجودہ دور کا سب سے موثر ٹول ہے۔ اسی کے ذریعے انہوں نے ایران کے نیوکلیسیر پروگرام کو بھی سبوتاش کیا تھا جس میں اسرائیل کا 2010ء میں ایک وارس استعمال ہوا تھا۔ 2014-2015ء میں ڈنمارک کو استعمال کر کے امریکہ نے یورپی یونین کے مختلف جنگلیں اور دوسرے راہنماؤں کی جاسوسی کی۔ 2016-2018ء اور 2018-2019ء کے درمیان روس نے ڈنمارک کو یہ یورپی یونین کے خلاف استعمال کیا۔ پھر ٹویٹر پر بہت ساری لیکس شیئر ہوئیں۔ سال ڈیڑھ سال پہلے فیس بک کی لیکس بہت بڑی تعداد میں سامنے آئیں، فیس بک نے لوگوں کا ٹھیٹا ایک کمپنی کو یقیناً اور

تک سیاستدانوں کا معاملہ ہے کہ باہر کچھ کہتے ہیں اور کمروں کچھ توبات صدیقہ درست ہے۔ جب پاکستان قائم ہوا تھا تو لا الہ الا اللہ کے نفرے پر قائم ہوا تھا جس کا مطلب تھا کہ ہم فوری طور پر اسلام کا عادلانہ نظام قائم کریں گے لیکن عملی طور پر ہم نے جمہوریت کو ایک طرز حکومت کے طور پر اپنایا۔ قیام پاکستان کے بعد سے آج تک جتنے بھی آئیں بنے ہیں ان میں اسلام کو بطور نظام غالب کرنے کا کہا گیا لیکن عملی طور پر ہم نے جمہوریت کے بھی پرچے اڑا دیے، یہ ہمارا اصل قصور تھا کہ ہمارے حکمرانوں کے مفاد میں جو ہوتا تھا اس کے مطابق نظام چلتا تھا۔ ہمارے تینوں آئیں برے نہیں تھے لیکن ہم نے ان کو توڑ مردی دیا۔ ہم نے اس کے مطابق عمل نہیں کیا۔ نظام کتنا اچھا یا برا ہے یہ نظام چلانے والوں پر منحصر ہے کہ وہ کیسے ہیں لیکن ہمارے ہاں نظام چلانے والوں نے ہمیشہ ذاتی مفاد کو ترجیح دی اور اس کے مطابق نظام میں تبدیلیاں کر لیں۔ یعنی ہمارے حکمرانوں کے قول فعل کے تضاد کی وجہ سے ہمارے ہاں جمہوریت، نظام اور آئین کا بھی حشر نشر ہو گیا۔ ایک سیاست دان میٹنگ میں کہتا ہے کہ ہمیں پڑوں کا ریٹ بڑھا دینا چاہیے لیکن باہر آ کر میڈیا پر کہتا ہے کہ میں سخت ناراض ہوں کہ پڑوں کا ریٹ بڑھا دیا گیا ہے۔ دوسرا سیاست دان اقرباً پروری کو تقویت دیتا ہے حالانکہ وہ اسی ملک کے سب سے بڑے منصب پر فائز ہے۔ تیسرا ایک قومی سلامتی کے معاملے پر کہتا ہے کہ Lets play with it: یہ کوئی طرز عمل ہے؟ یہ جمہوری تو کجا انسانی طرز عمل بھی نہیں ہے۔ بہر حال ہماری پستی اور گراوٹ میں جانے کا اصل سبب ہمارا کردار ہے۔ یہ کردار سیاسی سطح پر بھی غلط تھا اور سیاسی لوگ عوام سے اٹھ کر گئے ہیں تو صاف بات ہے کہ عوام کا کردار بھی کوئی ایسا قابل تحسین نہیں ہے اور مقندر اداروں میں بھی یہی خرابیاں نظر آتی ہیں۔

**سوال:** گزشتہ چند ماہ کی آڈیو زوکر لیک کرنے کا کیا مقصد ہے؟

**ایوب بیگ مرزا:** درحقیقت حکومت تبدیل کرنے کے بعد ہم تین گروہوں میں تقسیم ہو گئے۔ (1) پی ڈی ایم (حکومت) (2) پاکستان تحریک انصاف (اپوزیشن) (3) اسٹیبلشمنٹ۔ میدان میں یہ تین کھلاڑی ہیں۔ چنانچہ گزشتہ چھ ماہ ان تینوں کے درمیان رسہ کشی، ایک دوسرے کی ٹانگیں کھینچنے اور اپنی بات زبردستی منوانے میں

برے کردار کے باوجود دنیا میں لوگ مسلمان ہو رہے ہیں اور ان میں کمی نہیں آرہی۔ یہ درحقیقت اسلام کی قوت ہے۔ یہ اسلام کی اور اس کے نظریے کی مضبوطی ہے کہ لوگ اس کی طرف کھنچ پڑتے ہیں۔



قارئین پروگرام ”زمانہ گواہ ہے“ کی ویڈیو تنظیم اسلامی کی ویب سائٹ [www.tanzeem.org](http://www.tanzeem.org) پر دیکھی جاسکتی ہے۔

## امیر تنظیم اسلامی کی چیدہ چیدہ مصروفیات

(22 ستمبر 2022ء)

جمعرات (22 ستمبر) کو مرکزی مجلس عاملہ کے اجلاس میں آن لائن شرکت کی۔

جمعہ (23 ستمبر) قرآن اکیڈمی ڈیفس کراچی کی جامع مسجد میں خطاب جمعہ دیا۔

بعد ازاں معمول کی مصروفیات رہیں۔ ایک ٹویچینل پر منتخب نصاب کا پروگرام نشر کیا جا رہا ہے جس کی روپاً ریکارڈنگ قرآن اکیڈمی ڈیفس کراچی کے اسٹوڈیو میں جاری ہے۔

نائب امیر سے تنظیمی امور کے حوالے سے مسلسل آن لائن رابطہ رہا۔

مردوں کے شانہ بشانہ میدان سیاست میں آئیں گی تو پھر باہر دیکھنے والے لوگ خواتین کو مار جن نہیں دیں گے کہ وہ خواتین ہیں بلکہ سیاست میں ان دونوں کو برابر متصور کریں گے۔ یہی معاملہ اس واقعے میں ہے کہ لندن کی سڑک پر ایک خاتون کو سیاستدان کی حیثیت سے اس طرح کی بد اخلاقی کا سامنا ہوا۔

اخلاقی لحاظ سے یہ اچھا نہیں تھا لیکن دونوں سائیڈوں پر دیکھنے کی ضرورت ہے۔ اس بات کو بھی دیکھنے کی ضرورت ہے کہ ہم سیاست میں ”رول آف ومن“ کو کس طرح زیادہ سے زیادہ اسلامی اصولوں کے مطابق بناسکتے ہیں۔

**سوال:** مغرب میں دین اور سیاست کی علیحدگی کھل کر سامنے آئی ہے۔ ہمارے ہاں بھی لوگ عملی طور پر ان دونوں کو الگ ہی سمجھتے ہیں۔ کیا ہمارے حکمران دین کو سیاست سے الگ کرنے کا خمیازہ تو نہیں بھگت رہے؟

**ایوب بیگ مژا:** بالکل! ہم اسی سوچ کا خمیازہ بھگت رہے ہیں۔ کیونکہ لوگ یہی سمجھتے ہیں کہ مولویوں کو سیاست کا کیا پتا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ایک فرمان کا مفہوم ہے کہ بنی اسرائیل کی سیاست ان کے انبیاء کرتے تھے۔ اگر انبیاء کرتے تھے تو ہمیں تو انہیں کو فالو کرنا ہے۔ البتہ فرق یہ ہے کہ دین کی بنیادوں پر سیاست ہو تو پھر اس طرح کے واقعات نہیں ہوں گے۔ میں سمجھتا ہوں کہ ہماری معاشی تباہی کے ساتھ معاشرتی تباہی میں بھی کرپشن کا بڑا ہاتھ ہے۔ لوگ کرپشن کا تعلق صرف معیشت سے جوڑتے ہیں حالانکہ اس کا تعلق سیاست سے بھی ہے اور معاشرت سے بھی ہے۔ بہر حال اگر ہم نے دین کی بنیادوں پر قرآن و سنت کی روشنی میں سیاست کی عمارت تعمیر کی ہوتی تو یقینی طور پر آج پاکستان پستی کی بجائے بلندی پر ہوتا۔ لیکن ہم نے دین کو بالکل پیشہ پیچھے پھینک دیا۔ ہمارے ہاں یہ تصور عام ہو گیا ہے کہ سیاست جھوٹ، مکرا اور فریب کا نام ہے۔ اس لیے لوگ مذہبی لوگوں کے بارے میں ایسا کہہ دیتے ہیں کہ تمہارا سیاست سے کیا کام!

اسی طرح یہ بھی سمجھا جاتا ہے کہ جو سیاستدان ہے اس کا کیا تعلق ہے کہ وہ اللہ اور رسول صلی اللہ علیہ وسلم کا حوالہ دے؟ وہ سیاست کرے، وہ کسی حدیث کا حوالہ کیوں دے، اس کو کیا پتا؟ بہر حال اس طرح کی تقسیم نہیں ہوئی چاہیے۔ اس سے پاکستان اور مسلمانوں دونوں کا نقصان ہوا ہے۔ اسلام کا کیا نقصان ہونا ہے وہ ایک مکمل دین ہے وہ خود ایک قوت رکھتا ہے۔ یہی وجہ ہے کہ مسلمانوں کے

بڑھتی ہے اور ذاتی مفاد کے مطابق ہی اس کو پیچھے کیا جاتا ہے۔ بہت سے واقعات دوسری خواتین کے ساتھ بھی ہوئے۔ تقریباً تین دہائیاں پہلے محترمہ بے نظیر بھٹو مر جوہہ کی کردار کشی کی ایک بیہودہ ہم چلائی گئی۔ اگر کوئی سیاست کر رہا ہے تو اس کو چاہیے کہ اپنے حریف کو سیاسی میدان میں شکست دے کجا کہ اس کے ساتھ غیر اخلاقی رویہ اختیار کریں۔ پھر اس طرح کی حرکتوں سے ہم دنیا کو کیا پیغام دیتے ہیں کہ ہم کیسی قوم ہیں۔ ایک طرف ہم اپنے آپ کو مسلمان کہتے ہیں اور عورت کے احترام کی بات کرتے ہیں اور دوسری طرف ہم اس طرح کی حرکتیں کرتے ہیں۔

خواتین سے بد تیزی، ان پر تشدد جیسے واقعات قبل مذمت ہیں۔ ایسے واقعات انسانی قدروں کے خلاف ہیں۔ دوسری طرف خواتین کو بھی بولڈ زبان استعمال نہیں کرنی چاہیے۔

اب اسی خاتون نے ایک بیان میں کہا کہ اسحاق ڈار کا پاکستان آنفارن ایجنسٹ کے منہ پر طماقہ ہے۔ اس طرح کی باتیں دونوں سائیڈوں سے نہیں ہوئی چاہیے۔

**رضاء الحق:** سیاست کے اندر ایسی بازاری زبان مناسب نہیں لگتی۔ ہمارے ہاں کہا جاتا ہے کہ سیاست کا دل نہیں ہوتا۔ اسلام میں حقیقی سیاست تو عبادت کے درجے میں آتی ہے اور اس کے اصول و ضوابط ہیں۔ جہاں تک خواتین سیاستدانوں سے بد تیزی کا معاملہ ہے تو عدل کا تقاضا ہے کہ ہم تصویر کے دونوں رُخ دیکھیں اور یہاں دوسرے رُخ سے میری مراد نظام ہے۔ مغرب میں یہ تصور پایا جاتا ہے کہ عورت اور مرد ہر معااملے میں برابر ہیں۔ حال ہی میں امریکہ میں فوج میں بہت زیادہ خواتین کو بھرتی کیا گیا اور اسی بنیاد پر کیا جا رہا ہے کہ عورت اور مرد برابر ہیں۔ اب وہاں عسکری ٹریننگ میں خواتین اور مردوں کو ایک ہی اکھڑے میں بھیج دیا جاتا ہے جہاں ٹریننگ دینے والے بھی مرد اور عورت دونوں ہوتے ہیں، ارگر دھڑے لوگ تماشا دیکھ رہے ہوتے ہیں اور تالیاں بھار ہے ہوتے ہیں، نہ تماشا دیکھنے والوں اور تالیاں بجائے والوں کو شرم محسوس ہوتی ہے اور نہ ہی تماشا بننے والی عورتوں کو شرم محسوس ہوتی ہے۔ مقصد یہ ہے کہ جب عورت خود کو مردوں کے برابر قرار دیتی ہے تو اسے پھر ان سب چیزوں کا سامنا ہوگا۔ مشرف دور میں حقوق نسوان کے نام سے ایک بل منظور ہوا تھا جس کے ذریعے تیس فیصد سیٹیں خواتین کے لیے مختص کی گئی تھیں۔ جب خواتین اس طرح

## دعائے مغفرت

☆ حلقة خبر پختونخوا جنوبی کے منفرد اسرہ ناصر پور کے ملتزم رفیق محترم محمد شکلیل کے والد اور پشاور شہر کے ناظم دعوت محترم وارث خان کے سروفات پا گئے۔  
برائے تعزیت: 0300-9359000

☆ تنظیم اسلامی متاز آباد کے ملتزم رفیق محمد شفیق کے بڑے بھائی وفات پا گئے۔  
برائے تعزیت: 0333-6444450

اللہ تعالیٰ مرحومین کی مغفرت فرمائے اور پس ماندگان کو صبر جیل کی توفیق دے۔

قارئین سے بھی ان کے لیے دعائے مغفرت کی اپیل ہے۔

اللَّهُمَّ اغْفِرْ لَهُمَا وَارْحَمْهُمَا وَادْخُلْهُمَا فِي رَحْمَتِكَ وَحَاسِبْهُمَا حِسَابًا يَسِيرًا

# دل مردہ دل نہیں ہے.....!

عامرہ احسان

amira.pk@gmail.com

اعلیٰ ترین مقام اور ادبی ایوارڈ سلمان رشدی کی یادہ گوئی، ”شیطانی آیات“ کو دیا گیا۔ ہمیری پوزٹ نامی مقبول ترین سیریز شیاطین کی زیرزمیں، پس پرده دنیا پر مبنی تھی جسے خریدنے کو نوجوانوں کے لئے لگتے رہے۔ یہ پڑھ کر یورپ میں شیاطین کی پوجا کی عبادت گاہیں، زور پذیر گئیں۔ جو کسر تھی، تابوت کا آخری کیل ٹرانس جینڈر کے پردے میں سدمیات کے سارے ابواب کھول کر معاشروں کو حیا بانگلی اور نسلی، قومی خودکشی کی راہ پر ڈالنا تھا جو اس وقت پورے مغرب میں جنگل کی آگ کی طرح پھیل چکا۔

تیرے محیط میں کہیں جو ہر زندگی نہیں ڈھونڈ چکا میں موج موج، دیکھ چکا صدف صدف کیوبا جیسے (کیتوںک عیسائی) ملک میں ریفرنڈم میں ہم جنس شادی کا بل پاس ہونا تھا کہ عذاب کا کوڑا فوراً برس پڑا۔ ایمان سمدری طوفان اٹھا اور پورا کیوبا تاریکی میں ڈوب گیا۔ ہبیت ناک غراتے چنگھاڑتے طوفانی تپھیروں میں مرکزی بھلی کا پلانٹ انداہا ہو گیا۔ یہی انداہا پن جو قومِ لوٹھیا نے اخلاقیات سے منہ موڑ کر اختیار کیا تو اللہ نے ان کی آنکھوں کا نور سلب کر لیا تھا۔ (اقمر: 37)

یہ طوفان آگے بڑھ کر امریکا میں فلوریڈا پر ٹوٹ پڑا۔ 500 سال کاریکارڈ توڑتا یہ طوفان تہس نہیں کر گیا، روندی ہوئی باڑ کی طرح بستیوں کے بھس ہو جانے کے مناظر۔ طوفانی ہوا کے تپھیرے، سیلا بیوں میں غرقابی۔ بھلی سے محرومی پرتاریکی کا راج۔ تفریحی لگڑری کشمکشیاں، جہاز، گاڑیاں ٹوٹے ہوئے کھلونوں کی طرح پتخت پتخت کر بکھری پڑی تھیں۔ گلیوں سڑکوں پر اکھڑے درخت، ٹوٹی بھلی کی تاروں نے خوفناک رکاوٹیں کھڑی کر رکھی تھیں۔ پل ٹوٹے، سرکیں بہہ گئیں۔ انتظامیہ، میسز تباہی کو نام دینے سے قاصر ہیں۔ سالہا سال میں بحالی ہو گی۔ یہ بھی کہا کہ بابل میں مذکور طوفانوں والا حشر پا تھا۔ وہ جزیرہ جو سیاحوں کی جنت تھا جگہ تے ساحلوں سر سبز و شاداب مناظر کی جگہ خوفناک تباہی چھار سو تھی۔ فورٹ ماریز کا ساحل جہاں شاندار ہو ٹلوں، شراب خانوں، ریشور انٹوں کے قطار اندر قطار سلسلے تھے، اب کچرا کوڑا ہوا پڑا تھا۔ گھروں میں سیاہ کی صورت پانی گھس اچلا آیا تھا۔ بعض علاتے 80 فیصد تباہ ہوئے۔ سرخ چیزوں، سانپوں اور بعض جگہ اب مگر مجھوں کا بھی سامنا ہے۔ شارک مچھلیاں بھی چلی آئیں۔

دنیاوی عیش و طرب، اخلاقی گراوٹ میں ساری

مرکزی احساسات دل ہے۔ ایمان دل سے تصدیق پاتا ہے۔ عقلی دلائل دماغی کمپیوٹر میں غور و فکر مزید سے اسے قوی کرتے ہیں۔ پھر جبین نیاز بالب سجدوں سے بھر کر بے قرار ہو کر پکارتی ہے:

کبھی اے حقیقت منتظر نظر آلباس مجاز میں کہ ہزاروں سجدے ترپ رہے ہیں مری جبین نیاز میں! یہ پتکر خاکی کے اندر رکھا انمول جو ہر (زندگی) جسے روح کہتے ہیں، یہی اصل شخصیت کا مرکز ہے۔ دل، جسمانی اور روحانی حیات کا منع ہے۔

دل مردہ دل نہیں ہے اسے زندہ کر دوبارہ کہ یہی ہے امتوں کے مرض کہن کا چارہ!

یہ تمہید طولانی پاکستان پر دل کی موت کے وائرس کے حملے کے ضمن میں ہے۔ ٹرانس جینڈر طاعون کی گلٹی کی طرح علامت ہے روح کے مرکز دل پر بدترین حملے کی۔ کافر دنیا، روح کے وجود کا، خالق کا انکار کر کے دیوانگی کے صحراؤں میں سرابوں کا تعاقب کر رہی ہے۔ اعطش، اعطش، پیاس، پیاس پکارتی روحانی اعتبار سے بھوکی پیاسی پھر رہی ہے۔ اسلام کے چشمہ صافی کے دہانے پر آج کے مسلمان نے تیغالگار کھا ہے۔ نہ وہ خود فیض یا بہورہا ہے نہ کافر کو پہنچنے دے رہا ہے۔ حتیٰ کہ یہ خود اُس کی انگلی تھامے بھر مردار میں زندگی تلاش کرنے غوطہ لگانے چلا تھا کہ قوم جاگ اٹھی۔ تعمیر شخصیت میں احساسات کا مرکزی کردار ہے۔ مغرب نے بے راہ ہو کر احساسات میں گندگی، سڑاند بھر دی ہے۔ گزشتہ 20 سالوں میں

علمی سطح کے یہ شرم سے سر جھکا دینے والے سارے مظاہر دیکھیے اور پھر فیصلہ کیجیے۔ مغرب میں برہنگی کو رواج دینے کے لیے صرف فیشن شوز اور شوبز تک بات محدود نہیں۔ ساحلِ سمندر کے علاوہ ریشورنٹ، فضائی سفر بھی ہوئے جس میں برہنگی کو بطور شرط رکھا گیا۔ ذوق کی تباہی اتنی کہ بیت الخلاء کے ماذل پر ریشورنٹ بنائے جہاں فلاش کی سیٹ نما گاہوں کے بیٹھ کر کھانے کی کری کے طور پر استعمال ہوئی۔ خوراکیں ظاہری شاہست میں بول و برآز صورت تھیں۔ غرض پورا منظر بیت الخلاء تھا۔ لٹریپر میں

آج دنیا کا سب سے بڑا بھر ان انسان کی بے جہتی، عدم شناخت، بے مقصد، بے ہدف زندگی کا بھر ان ہے۔ ایک جیتے جا گئے دھڑکتے دل، احساسات و جذبات کی مکمل دنیا اس کے اندر آباد ہے۔ نہ صرف دماغ سوچنے سمجھنے پلان کرنے کی صلاحیت سے آرائتے ہے بلکہ دل بھی انہی 40 ہزار خلیوں (Neurons) سے مسلح ہے جن سے دماغ سجا ہے! یہ جو اللہ نے فرمایا تھا کہ ”ان کے دل میں مگر وہ ان سے سوچتے سمجھتے نہیں“۔ یہ صرف ادبی استعارہ نہیں۔ دل و دماغ کے مابین صلاح مشورہ ہوتا ہے۔ فکر و تدبر کے ہر کاروں کی آمد و رفت ہوتی ہے فیصلہ کرتے ہوئے۔ یہ جو اللہ نے تنہیہ فرمائی ہے: ”یقیناً آنکھ، کان اور دل سب ہی کی باز پرس ہوئی ہے۔“ (بی اسرائیل: 36) تو یہ دل کی باز پرس ایک خون پمپ کیا! یہ کرنے کی مشین بارے تذکرہ نہیں کہ کتنا خون پمپ کیا! یہ رد و قبول کی صلاحیت، تفہمہ تذکرہ دل کا تذکرہ ہے۔ جنت کا وعدہ قلب سلیم سے ہے، یہ مضبوط مادی پمپ سے نہیں۔ پاکیزہ، ہدایت یافتہ شفاف، نفسانی بیماریوں سے پاک سلامت دل ہے۔ قرآن (شفاء لَهَا فِي الصُّدُورِ: دل کے امراض کی شفا) سے سیراب ہونے والا دل ہے۔ یوں بھی انسان کے مادی وجود کی پیچیدگیاں، نظام، مسلمانوں نے اپین پر حکمرانی کے دوران دریافت کیے تھے۔ دورانِ خون کا نظام بھی مسلم سائنس دان این نقیش نے ولیم ہاروے سے 300 سال پہلے دریافت کر لیا تھا، تاہم مشہوری کے بھونپو جب گورے کے ہاتھ رہے تو مشہور ولیم ہاروے ہی ہوا، ہم زوال میں لڑک گئے۔

اسی حقیقی دل کی کارکردگی پر اقبال نے متوجہ کیا تھا:

نگاہ پاک ہے تو دل بھی پاک ہے تیرا کہ حق نے دل کو کیا ہے نگاہ کے تابع دل کو جانے والے انہی راستوں پر پھرہ بٹھانے کی طرف اللہ نے چار مرتبہ متوجہ کیا: ”اس (مئی کے پتلے، ظاہری وجود) کے اندر (اپنی طرف سے) روح بھونگی اور تم کو کان دیے، آنکھیں دیں اور دل دیے۔ تم لوگ کم ہی شکر گزار ہوتے ہو۔“ (السجدۃ: 9)

### 3۔ دوسرے کی کمائی پر اجارہ داری:

سود خور مال دے کر بغیر کسی محنت و مشقت کے دوسروں کی کمائی کے ایک غالب حصے میں شریک ہو جاتا ہے۔ اس کا سرمایہ نہ صرف محفوظ بلکہ بڑھتا رہتا ہے جبکہ مقرض کو ملنے والا نفع بھی بعض اوقات طویل مدت (Long Term Period) میں سودا دا کرنے کی نظر ہو جاتا ہے۔

### 4۔ خود غرضی و مفاد پرستی:

سود خور کو چوں کہ ایک مقررہ شرح پر سود ملتا ہے، چنانچہ اسے کسی کاروبار کی ترقی یا مندی سے کوئی دلچسپی نہیں ہوتی۔ وہ انتہائی خود غرضی سے صرف اپنے منافع پر نظر رکھتا ہے۔ اگر کبھی کساد بازاری (Market Decline) کا اندر یا شہر ہوتا ہے تو فوراً اپنا رواپیا کھینچ لیتا ہے اور قلت سرمایہ (Production Process) کی وجہ سے پیداواری عمل (Scarcity of Capital) منفی اثرات مرتب ہوتے ہیں۔ سود خور کی خود غرضی کی یہ انتہا ہے کہ اسے ملکی و قومی مفادات پر بھی ذاتی مفادات عزیز ہوتے ہیں۔ پاکستان پر اس وقت کل بیرونی قرضہ 130 بلین ڈالر تک پہنچ چکا ہے اور چند پاکستانیوں کی بیرون ملک بنکوں میں جمع شدہ رقم مبینہ طور پر سینکڑوں بلین ڈالر ہے۔ مسلم ممالک پر کل بیرونی قرضہ اس وقت تقریباً 3000 بلین ڈالر ہے جبکہ مبینہ طور پر مسلم ممالک کے امیر افراد کے 1200 بلین ڈالر سے زائد کا سرمایہ مغربی بنکوں میں رکھا ہوا ہے۔

### 5۔ سودی قرضہ۔ نقصان کا پیش نیمہ:

دنیا کا کوئی کاروبار ایسا نہیں ہے جس میں خطرات (Risks) نہ ہوں، لیکن کسی کاروبار کے لیے سودی قرضہ لینا بذاتِ خود ایک بہت بڑا کاروباری خطرہ (Business Risk) ہے کہ جس میں لازماً ایک مقررہ شرح پر سودا دا کرنا ہوتا ہے، خواہ کاروبار میں منافع ہو یا نہ ہو۔

### 6۔ ناجائز منافع خوری:

سودی قرضہ لے کر کیے جانے والے کاروبار میں نہ صرف سود بلکہ اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے دیگر خطرات (Risks) اور ادائیگیوں (Payments) کے لیے وسائل کی فراہمی کو پیش نظر رکھتے ہوئے منافع کی شرح کو زیادہ رکھا جاتا ہے۔ اس سے ایسے لوگوں کو جو اس قسم کا کاروبار اپنے سرمائے سے کرتے ہیں، حد سے زائد منافع کمانے کا موقع میسر آ جاتا ہے۔ (جاری ہے)  
بکوالہ ”سود: حرمت، خبائیں، اشکالات“، از حافظ انجینر نوید احمد

## آھ! فیڈرل شریعت کورٹ کے سود کے خلاف فیصلہ کو 167 دن گزر چکے!

### Quote on Riba

“The trade of the petty usurer is hated with most reason: it makes a profit from currency itself, instead of making it from the process which currency was meant to serve. Their common characteristic is obviously their sordid avarice.”

Aristotle (Greek philosopher)

حدیں توڑ ڈالنے والی یہ آبادیاں ہمارے ہاں لوگوں کی آنکھوں میں حسین خواب بن کر بستی ہیں۔ آپ ان کے شہروں بارے رہنمائی مانگیں تو LGBT اولے علاقوں کی طویل فہرست بھی ملے گی جہاں ایسے بدقاشوں کا راج ہے۔ اخلاقی گراوٹ کی یہ انتہائیں اور اس پر اللہ کے غصب کے تھیڑے، پناہ بخدا۔ اس کے ذمہ دار ہم مسلمان ہیں۔ دنیا میں وفا اور حیا کے بھر جان کا تریاق ہمارے پاس تھا۔ روح انسانی خالق تک رسائی کی تڑپ میں پیاسی ماڑی ماری پھرتی ہے۔ نہ ملنے پر شدید رد عمل کے یہ سارے مظاہر ہیں۔ شراب، نشیات، برہنگی۔ LGBT اسی اندر کی تجھن و پکار کو دبانے کے لیے ہے۔ اس دلدل سے نکلنے کی رہنمائی روح کی سیرابی کا سامان ہم چھپائے بیٹھے، خود بڑی محنت سے بھکلنے بھکلانے کے پروگراموں میں مکن ہیں۔ ترقی اور دنیا کے ساتھ قدم ملا کر (بھر مردار پہنچنے تک کو راضی!) چلنے کے جہانسوں میں۔

اللہ، خالق سے وفانہ ہو تو ہر شستے سے وفا اٹھ جاتی ہے۔ والدین، اساتذہ، زوجین، اولاد۔ پوری دنیا اسے بھگت رہی ہے۔ روحانی رہبری کا کامل، اکمل، یقینی مستند ترین نمونہ عمل، اس وہ ہمارے پاس ہے، زندگی کے ہر پہلو کا احاطہ کرتے ہوئے۔ دنیا کی اکھڑتی روحانی سانسوں کا وینی لیٹر، روحانی نفسیاتی معاشرتی بے قرار یوں، بیمار یوں کا شافی علاج۔ جلوٹ و خلوٹ کا لائق تقلید نمونہ عمل متوازن، فرد سے حکومت، بین الاقوامیت تک دنیا کی ہر قوم کے لیے یکساں رہنمائی لیے۔ ”اور (اے بنی صلی اللہ علیہ وسلم) ہم نے تم کو تمام ہی انسانوں کے لیے بشیر و نذیر بننا کر بھیجا ہے، مگر آکثر لوگ جانتے نہیں۔“ (سبا: 28) دنیا کے جانے کی راہ کی رکاوٹ ہماری بے عملی و بدلی ہے۔

صد کتاب و صد ورق در نار کن  
روئے دل را جانب دلدار کن !

دنیا کی ساری کالی کتابیں ہمیں اشرف المخلوقات بن کر جینا نہیں سکھا رہیں، آگ میں جھوکنی جائیں۔ ان سے اب انجام کارنور مقدم، ظاہر جعفر اور سارہ انعام، شاہنواز کہانیاں جنم لے رہی ہیں۔ مآل ملاہہ یوسف زیٰ جیسے کردار ہیں۔ دل کا رخ رب تعالیٰ کی طرف پھیرنے پھرانے کی مہم درکار ہے اور یہی ہمارا مقصد وجود ہے۔  
بذریعہ قرآن اور بنی مکرم صلی اللہ علیہ وسلم !

مرے دل میں مکیں ہو لامکانی  
خبر دے، مجھ کو خود اپنی خبر دے!



زلزلہ ہو، 2010ء کا سیلاب ہو یا 2020ء میں آنے والا کرونا کا عذاب ہو صرف اس ظالمانہ نظام کے مہرے ہونے کے ناطے جب انسانوں کی ایک بڑی اکثریت مر رہی ہوتی ہے یا زندگی اور موت کے درمیان سانس لے رہی ہوتی ہے اس وقت بھی یہ حساب کر رہے ہوتے ہیں کہ اس زلزلے، سیلاب، کرونا یا کسی اور آفت کے سلسلہ میں بیرونی امداد کی مدد میں، ادویات کی مدد میں اور دیگر بہت ساری مدد میں ہماری تجویزیوں میں کتنا پیسہ آ رہا ہے جس کی ایک واضح مثال 2005ء کے زلزلے کے بعد حکومت کی ناک کے نیچے بنائے گئے ایرا (ERRA) نامی ادارے کے ایک حاضر سروں ملازم کی زبانی سامنے آنے والا آنکھوں دیکھا حال تھا کہ اُس ادارے کو عطیات کی مدد میں جو کپڑا زلزلہ زدگان کی میتوں کے لیے بطور کفن ملا وہ ادارے کے ملازم میں کو بطور تختہ سوٹ سلوانے کے لیے دیا جاتا رہا اور ادارے کو دی جانے والی گاڑیاں افسران کی بیگمات کی نصف شانگ بلکہ بعض اوقات صرف ایک کلو دو دھی یاد ہی خرید کر ان کے گھر پہنچانے کے لیے بھی انھی گاڑیوں کا پڑول جلتا اور ٹاڑکھے تھے۔

اس تناظر میں حالیہ سیلاب اور اُس سے آنے والی تباہی کے نتیجے میں جو جانی اور مالی نقصان ہوا ہے اور ابھی تک ہورہا ہے اُس کا تخمینہ لگانے کی الحال بہت مشکل ہے، لیکن سوال تو یہ ہے کہ نقصان کا تخمینہ لگالیا جاتا ہے اور کچھ عرصہ کے بعد سیلاب کے نتیجہ میں دوسرے ممالک اور عالمی اداروں کی طرف سے ہمارے کشکول میں پڑنے والے ڈالروں میں سے کچھ ریزگاری مستحقین کے ہاتھوں میں تھما کر ان کی اشک شوئی کر بھی دی گئی اور ان جینس ظفر اقبال وٹو کے قول کے مطابق ایک دفعہ پھر پانچ سوارب روپے اوپر والی کمائی کے طور پر چند بڑے بڑے لوگوں کے ہاتھوں میں چلے گئے تو ظاہر ہے وہ تو اگلے سال سیلاب کے لیے دعا نہیں مانگنا شروع ہو جائیں گے اور خدا نخوستہ اگر دوبارہ سیلاب آگیا تو پھر وہ زبان حال سے پکاریں گے کہ الحمد للہ سیلاب آگیا ہے، بالکل ایسے ہی جیسے ہمارے سابق وزیر خزانہ نے آئی ایم ایف سے سودی قرض کی نئی قسط ملنے پر کہنا شروع کر دیا ہے کہ الحمد للہ آئی ایم ایف نے ہماری شرائط منظور کرتے ہوئے 1.17 بلین ڈالر کی امداد دینا منظور کر لیا ہے جس پر میں وزیر اعظم کا سخت فیصلے لینے پر اور پاکستان کو ڈیفالٹ ہونے سے

# عذابِ الٰہی کی مختلف شکلیں اور ہمارا اطرافِ عمل

عبدالرؤوف

معاون شعبہ تربیت

تک میرے ذہن سے محظوظ کا تھا لیکن دو روز قبل جب ایک ذمہ دار ساختی کی ایک پوسٹ وٹس ایپ گروپ میں وصول ہوئی جس میں پاکستان کے ایک مشہور انجینئر اور آبی وسائل کے ماہر ظفر اقبال وٹو کے درج ذیل جگہ پھاڑ دینے والے الفاظ سامنے آئے ”سی ایس ایس (C.S.S)“ کرنے کے بعد سروں اکیڈمی سے پاس آؤٹ ہونے کے لیے لازمی ریسروچ ورک اور پریزیشن کی باری آئی تو توب میں نے ”واٹر کر اس ان پاکستان“ کا انتخاب کیا۔ ریسروچ کے دوران معااملے کی شیگنی کا جان کر میری سٹی گم ہو گئی جب معلوم ہوا کہ پندرہ ارب ڈالر سے زیادہ قیمت کا پانی ہر سال سمندر میں چلا جاتا ہے، جب میں نے توب کے چیزیں میں ارسا کے ساتھ انٹرویو میں یہ نکتہ اٹھایا تو

**چیزیں میں ارسا نے کہا: ”ہر سال سیلاب میں افری لوگ، ٹھیکیدار، سیاست دان اور رستہ گیر پانچ سوارب بناتے ہیں۔ یہ پانچ سوارب سالانہ کی اکانوی ہے تو اس لیے یہ سیلاب ہمیشہ آتے رہیں گے۔“ میں ہکا بکا بیٹھا نوٹس لے رہا تھا تو انہوں نے کھنکار کے کہا ”یہ بات آف دی ریکارڈ ہے۔“**

انہوں نے اس کچھ افسر کی آنکھوں میں دیکھتے ہوئے کہا: ”ہر سال سیلاب میں افری لوگ، ٹھیکیدار، سیاست دان اور رستہ گیر پانچ سوارب بناتے ہیں۔ یہ پانچ سوارب سالانہ کی اکانوی ہے تو اس لیے یہ سیلاب ہمیشہ آتے رہیں گے۔“ میں ہکا بکا بیٹھا نوٹس لے رہا تھا تو انہوں نے کھنکار کے کہا ”یہ بات آف دی ریکارڈ ہے۔“ اس پوسٹ سے قبل مجھے ان ڈسپر梭ں، ڈاکٹروں، حکیموں اور گورکنوں پر غصہ آرہا تھا جن کی روزی روٹی انسانوں کی بیماری یا موت سے جڑی ہوئی ہے لیکن وہ اُس پر بار بار الحمد للہ کہتے نہیں تھکتے تھے لیکن اس کے بعد ان لوگوں پر تو ترس آنے لگا کیونکہ ان کے پاس تو بندہ بیماری کے بعد خود جاتا ہے یا موت کے بعد اس کے لواحقین لے کر جاتے ہیں اور انہوں نے اپنے کام کی کوئی ناکوئی سنڈ یا ڈگری بھی لی ہوتی ہے۔

لیکن یہ انسانیت کے عظیم ترین دشمن تو 2005ء کا

کافی عرصہ پہلے گجرات کے ایک معروف پرائیویٹ ہسپتال میں ایک مریض کو لے جانے کا اتفاق ہوا۔ ہسپتال کے میڈیکل سٹوڈنٹس کا انچارج میرا ایک دوست تھا جس کے پاس فارغ وقت میں جا کر گپ شپ لگانے کا موقع مل جاتا اسی دوران میں ایک دن چند میڈیکل رپرز (Medical Representative) اُس کے پاس بیٹھے ہوئے آپس میں باتیں کر رہے تھے تو میں بھی کچھ دیر کے لیے وہاں کھڑا ہو گیا۔ وہ چار پانچ نوجوان لڑکے تھے جنہوں نے مختلف فارماسوٹیکل کمپنیز میں نوکری کے علاوہ شام کے اوقات میں اپنے محلوں اور دیہات میں پرائیویٹ کلینک بھی بنارکے تھے جہاں مقامی مریضوں کا علاج کرتے تھے۔ ان کی جس بات نے مجھے حیران ہونے پر مجبور کیا وہ یہ تھی کہ سب باری باری اپنے کلینک میں علاج کے لیے آنے والے مریضوں کی تعداد کا ذکر اس انداز سے کر رہے تھے کہ الحمد للہ میرے پاس 25 مریض آ جاتے ہیں، الحمد للہ میرے مریضوں کی تعداد 40 تک چلی جاتی ہے۔ الحمد للہ تعداد 20 تک چلی ہی جاتی ہے۔ الحمد للہ 2 گھنٹے میں 1500 سے 2000 تک کمالیتا ہوں اور اگر دو چار ڈرپس لگوانے والے مریضوں کی آجائیں تو آمدی مزید بڑھ جاتی ہے اُن کی باتیں سننے کے بعد میں باہر نکل آیا اور میں نے چشم تصور میں شہر کے پانچ معروف قبرستانوں کے گورکنوں کو بھی اس انداز سے دیکھنا شروع کر دیا کہ ایک کہہ رہا تھا الحمد للہ روزانہ 10 کے قریب میتیں آ جاتی ہیں، دوسرا: الحمد للہ 7، 6 تو میرے قبرستان میں بھی آ جاتی ہیں، تیسرا: الحمد للہ 5، 4 کی اوسط تو ہمارے ہاں بھی چلی جاتی ہے اور اچھا گزارہ ہو جاتا ہے، چوتھا: الحمد للہ روزانہ کا حساب تو یاد نہیں ہر ماہ 200 کے قریب جنازے تو آہی جاتے ہیں، پانچواں: الحمد للہ 3 سے 4 میتیں میرے قبرستان میں بھی آ جاتی ہیں اس کے علاوہ قبروں کو دیکھ بھال اور لیپاپوتی سے بھی اچھی آمدی ہو جاتی ہے۔

درج بالا واقعہ کافی پرانا ہونے کی وجہ سے کافی حد

بچانے پر شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں اور قوم کو مبارک باد دیتا ہوں۔ وزیر خزانہ کے اس بیان پر ایک سینئر فیق تنظیم نے ان الفاظ میں بڑا چھا تبصرہ کیا ہے کہ سودی قرضہ پر الحمد للہ کہنا اس سے زیادہ برآ اور غلط ہے کہ کوئی بدجنت شراب پر کریخنیزیر کھا کر الحمد للہ کہے! حرام کاری اور حرام خوری پر الحمد للہ ”اللہ وانا الیہ راجعون۔“

ہمارے حکمران نام نہاد مسلمان اور کلمہ گو ہیں اور انہیں معلوم ہے کہ ہم نے کس وقت اور کس طرح اسلام، قرآن اور مذہب کے نام پر اپنے عوام کو بے وقوف بنانا ہے اس لیے وہ موجودہ ظالمانہ نظام کو تحفظ دینے کے لیے کبھی کلمہ ”لَا إِلَهَ إِلَّا اللَّهُ“ کا استعمال کرتے ہیں کبھی ”إِيَّاكَ نَعْبُدُ وَ إِيَّاكَ نَسْتَعِينُ“ اور کبھی ”الْحَمْدُ لِلَّهِ“، لیکن ان سب کا استعمال وہ صرف اپنی حرام کاری اور حرام کمائی کو تحفظ دینے کے لیے کرتے ہیں۔ اگر اس سے بھی کوئی مطمئن نہ ہو تو آخری درجے میں اپنے جرائم پر پردہ ڈالنے کے لیے کبھی 12 ہزار اور کبھی 25 ہزار فی خاندان کے حساب سے امداد کی لوری دے کر سلانے کی کوشش کرتے ہیں۔

اس کے عکس بعض موقع پر عوام کے ساتھ سیلا ب کے پانی کے نزدیک بیٹھ کر جھوٹی سمجھی تسلیاں دینے کے ساتھ ساتھ تصویریں اتروا کر اور یہ بیان دے کر عوام کو مفت میں ہی خوش کرنے کی کوشش کرتے ہیں کہ مشکل کی ان گھڑیوں میں ہم تمہارے ساتھ کھڑے ہیں۔ جو لوگ صرف تقریریں سن کر اور تصویریں دیکھ کر ہی خوش ہو جاتے ہیں ان کی اکثریت اس بات سے نا بلد ہوتی ہے کہ حکمران کا چند گھنٹے اپنی پلسٹی کے لیے عوام کے ساتھ گزارا ہوا یہ وقت کتنے کروڑ میں میں پڑا ہے اور وہ بھی پاکستان کے غریب عوام کے ٹیکسوں میں سے نہ کہ اپنی ذاتی جیب سے۔ ان حکومتوں کے زیر سایہ کام کرنے والی نام نہاد سول سو سائیٹی کے کرتا دھرتا مردو خواتین جنہیں صرف فروری اور مارچ کے مہینے میں عورت کے حقوق یاد آتے ہیں اور اس کے نام پر کروڑوں ڈالر کے فنڈ زیر و فی ممالک سے لے کر ڈکار جاتے ہیں۔ سیلا ب کے موقع پر بے گھر ہوتی ہوئی عورتیں اور بچے اور اُن کے حقوق انہیں بھی یاد نہیں آئے اسی طرح وہ ملحد اور دہریے جنہیں عید قرباں کے موقع پر حقوق انسانی کی یادستائی ہے اس موقع پر شدید گرمی کی وجہ سے وہ بھی اپنے بلوں میں ہی گھسے رہے اور کسی کو بھی سیلا ب زدگان کے حقوق یاد نہیں آئے البتہ

ذہبی سیاسی وغیر سیاسی جماعتوں اور تمام ممالک جن میں سے کچھ نے سو شل میڈیا پر اپنے کام کی تشهیر بھی کی اور بہت سے ایسے بھی اللہ والے لوگ اور جماعتوں تھیں جنہوں نے بغیر کسی میڈیا پر تشهیر کے متاثرہ لوگوں تک پہنچ کر اُن کی ہر ممکن طریقہ سے امداد کی کوشش کی جو بلا مبالغہ قابل تحسین بھی ہے لیکن ان جماعتوں، اداروں اور افراد کو بھی یہ سوچنا ہو گا کہ جس طرح اس ظالمانہ طاغوتی نظام کی محافظ حکومتیں، سیاست دان اور دیگر ادارے ہر آفت کے موقع پر عوام الناس کے ساتھ زلزلہ زلزلہ، سیلا ب سیلا ب، کرونا کرونا، ڈینگلی ڈینگلی، بھلی بھلی، گیس گیس، مہنگائی مہنگائی اور بے روزگاری بے روزگاری کا کھیل کھیلنے کے ساتھ ساتھ عوامی حاکمیت، سودی معیشت اور فناشی و بے حیائی پر مبنی گلے سڑے نظام کو تحفظ دینے کے لیے اپنی ایڑی چوٹی کی طاقت لگا رہے ہیں، ہم کب تک ایسے موقع پر سماجی خدمت کے جذبے سے سرشار ہو کر چندہ چندہ، خیرات خیرات اور صدقات صدقات کی دہائی دے کر انہی عوام کی جیبوں سے پیسہ نکلاتے رہیں گے جو پہلے سے ہی مہنگائی اور بے روزگاری کی چکلی میں پس رہے ہیں اور جن کی اصل ایہ ذمہ داری ہے کہ اس موقع پر عوام سے نچوڑے گئے ٹیکسوں اور یو این او (UNO) اور دیگر ممالک سے امداد کے نام پر لی گئی رقم کو مصیبت زدہ عوام کو ریلیف دینے میں لگائیں اُن کو تحفظ مل رہا ہے، جس کی وجہ سے ہو سکتا ہے ایک طرف تو ان جماعتوں یا افراد کو اس نیکی کے کام پر اللہ کے ہاں کچھ اجر بھی مل جائے لیکن ان کی وجہ سے اس ظالمانہ نظام اور اُس کے اندر وہی ویرونی سہولت کاروں کو جو تحفظ مل رہا ہے اور اُن کی جیبیں خالی ہونے کے بجائے مزید بھرتی جا رہی ہیں جس کے نتیجے میں کل کو وہ یہی حرام مال ایکشن میں عوام کے دوست خریدنے کے لیے استعمال کریں اور اس کے ذریعہ دوبارہ حکومت میں آ کر پہلے سے زیادہ ظلم و بربادی کا مظاہرہ کریں اور عوام کا مزید خون چوسنے لگ جائیں تو خدا نخواستہ کہیں اس گناہ میں آپ لوگوں کو بھی دنیا یا آخرت میں اللہ تعالیٰ کوئی سزا نہ سنادیں۔

ان برے ترین حالات میں بھی دین کا در در رکھنے والے افراد اور جماعتوں کے پاس ایک موقع ہے کہ وہ عوام الناس کو توبہ کی منادی کے لیے گھروں سے باہر لا کر اُن کے سامنے مسئلے کا اصل حل پیش کریں اور بتا جیس کہ دنیا کی ذلت اور آخرت کی بربادی سے بچنے کا صرف ایک حل ہے، اور وہ ہے نظام بندگی رب کی قیام کی مسلسل جدوجہد

جس کے نتیجے میں اللہ کا دین غالب ہو گا تو بارشیں بھی زحمت کے بجائے رحمت کا باعث بنتیں گی۔ اور چشم فلک سے لوگوں کو یہ نظارہ بھی دیکھنے کو مل سکتا ہے کہ زمین پر سیلا ب یا زلزلہ کی کیفیت برپا ہو گی لیکن حضرت عمر فاوق ڈینٹیٹ کا کوئی جانشین خلیفہ وقت یہ کہتے ہوئے زمین پر اپنا کوڑا برسائے گا کہ زلزلہ و سیلا ب اپنی جگہ پر رک جائیں کیونکہ میں اس زمین پر کتاب اللہ اور سنت رسول ﷺ کی روشنی میں عدل کرتا ہوں اور واقعتوںہ زلزلہ یا سیلا ب اللہ کے حکم سے ختم ہو جائے گا۔ فیصلہ کا اختیار دین کا در در رکھنے والوں کے پاس ہے کہ کیا وہ آئندہ دو چار برس کے بعد بھی یہی الفاظ سنا چاہتے ہیں کہ اگر سیلا ب آگیا تو اُس سے فائدہ اٹھانے والے نام نہاد حکمران اور ان کے گماشہ بول اٹھیں کہ الحمد للہ! سیلا ب آگیا ہے، لہذا جتنی جیسیں بھرنی ہیں بھر لو اور اگر آئی ایم ایف کی طرف سے مزید کوئی سودی قرضے کی رقم مل گئی تو اُس وقت کا وزیر خزانہ بول اُٹھے کہ ”الحمد للہ! ہماری خوشامد اور منت و سماجت کے نتیجے میں آئی ایم ایف نے مزید بڑی ریزگاری ہمارے کشکول میں ڈال دی ہے یا ایک مسلسل اور پیغم اسلامی انقلابی جدوجہد کے نتیجے میں موجودہ ظالمانہ نظام دھرام سے گر پڑے اور وقت کے صالح حکمران کسی زمینی یا آسمانی آفت کے نتیجے میں پکارا ٹھیں” اے لوگو! یہ آزمائش کی گھڑی ہے اس لیے گھبرا ٹھیں مت کیونکہ اللہ کی خصوصی مدد ہمارے ساتھ ہے، صالح حکمران تمہارے درمیان موجود ہیں جبکہ دوسری طرف جب پوری دنیا اسلامی انقلاب کے علمبرداروں کے مقابل آ کر گھڑی ہو جائے گی اور ہر طرح کی امداد بند ہو جائے گی تو پھر اس صالح معاشرے کے عوام اور حکمران بیک زبان سورۃ الاحزاب کی یہ آیت دہرا رہے ہوں گے کہ:

﴿وَلَمَّا رَأَ أَمْوَمْنُونَ الْأَخْزَابَ لَقَالُوا هَذَا مَا وَعَدَنَا اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَصَدَقَ اللَّهُ وَرَسُولُهُ وَمَا زَادُهُمْ إِلَّا إِيمَانًا وَتَسْلِيًّا﴾ ۲۳

”اور جب اہل ایمان نے دیکھا ان لشکروں کو تو انہوں نے کہا کہ یہی تو ہے جس کا ہم سے وعدہ کیا تھا اللہ اور اُس کے رسول نے، اور بالکل سچ فرمایا تھا اللہ اور اُس کے رسول نے۔ اور اس (واقعہ) نے ان میں کسی بھی شے کا اضافہ نہیں کیا مگر ایمان اور فرمابرداری کا۔“



# اصل تفہیم قرآن، تحریک میں پوشیدہ ہے

ابوالعبد اللہ

جس جس طرح یہ کتاب ہدایت دیتی جائے اسی طرح قدم اٹھاتے چلا جائے۔ تب وہ سارے تجربات پیش آئیں گے جو نزول قرآن کے وقت پیش آئے تھے۔ مکہ، جب شہ اور طائف کی منزليں بھی آئیں گی۔ بدر، احد سے لے کر حنین اور تبوک تک کے مراحل بھی سامنے آئیں گے۔ ابو جہل، ابو لهب سے بھی واسطہ پڑے گا، منافقین اور یہود بھی ملیں گے اور سابقین اولین سے لے کر مولفۃ القلوب تک بھی طرح کے انسانی نمونے دیکھ لے گا اور برتبہ بھی لے گا۔ یہ ایک قسم کا ”سلوک قرآنی“ ہے۔ اس سلوک کی شان یہ ہے کہ اس کی جس جس منزل سے قرآن کا طالب علم گزرتا جائے گا قرآن کی کچھ آئیں اور سورتیں خود سامنے آ کر اس کو بتاتی چلی جائیں گی کہ وہ اسی منزل میں اتری تھیں اور یہ ہدایت لے کر آئی تھیں۔ اس وقت یہ تو ممکن ہے کہ لغت اور نحو اور معانی اور بیان کے کچھ نکات سالک کی نگاہ سے چھپے رہ جائیں، لیکن یہ ممکن نہیں ہے کہ قرآن اپنی روح کو اس کے سامنے بے نقاب کرنے سے بخل برتے۔

غرض قرآن کے احکام اس کی اخلاقی تعلیمات، اس کی معاشی اور تمدنی ہدایات اور زندگی کے مختلف پہلوؤں کے بارے میں اس کے بتائے ہوئے اصول و قوانین کسی فرد یا قوم کی سمجھ میں اس وقت تک آہی نہیں سکتے جب تک عملاء ان کو برتبہ کرنے دیکھے۔

## اقوالِ زریں

﴿اگر انسان کو یہ بات سمجھ میں آجائے کہ زندگی سفر ہے منزل نہیں، تو اس کی زندگی کی ساری الجھنیں ختم ہو جائیں۔﴾

﴿اللہ تعالیٰ نے رزق کا وعدہ سب سے کیا ہوا ہے لیکن بخشش کا وعدہ سب سے نہیں کیا۔ پھر کیوں لوگ رزق کے لیے پریشان ہیں اور مغفرت کے لیے بے فکر؟ اس بات پر سنجیدگی سے غور کریں اور اللہ سے ہمیشہ مغفرت کی دعماً نگتے رہیں۔ اللہ ہمیں آخرت کی فکر نصیب کرے۔ آمین!﴾

﴿اتنا کہہ دینا کافی نہیں ہوتا کہ میں تمہارا بھائی ہوں یہ بھی بتایا کرو کہ ہائیل ہو یا قابیل۔﴾  
(ترکی کہاوات)

کی حدود اربعہ بتا دیتا ہے اور نمایاں طور پر چند گوشوں میں سنگ نشان کھڑے کر دیتا ہے جو اس بات کا تعین کر دیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کی مرضی کے مطابق ان شعبوں کی تشکیل و تعمیر کن خطوط پر ہونی چاہیے۔ ان ہدایات کے مطابق عملاء اسلامی زندگی کی صورت گری کرنا بنی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا کام تھا، انہیں مامور ہی اس لیے کیا گیا تھا کہ دنیا کو اس انفرادی سیرت و کردار اور اس معاشرے اور ریاست کا نمونہ دکھادیں جو قرآن کے دیے ہوئے اصولوں کی عملی تعبیر و تفسیر ہو۔

تاریخ گواہ ہے کہ اس کتاب نے آتے ہی ایک خاموش طبع اور نیک نہاد انسان کو گوشہ عزلت سے نکال کر اللہ سے پھری ہوئی دنیا کے مقابلے میں لاکھڑا کیا۔ باطل کے خلاف اس سے آواز اٹھوائی اور وقت کے علمبردار ان کفر و فتن و ضلالت سے اس کو لڑا دیا۔ گھر گھر سے ایک ایک سعید روح اور پاکیزہ نفس کو گھنیخ گھنیخ کر لائی اور داعی حق کے جھنڈے تلے ان سب کو اکھٹا کیا۔ گوشے گوشے سے ایک ایک فتنہ جو اور فساد پرور کو بھڑکا کر اٹھایا اور حامیان حق سے ان کی جنگ کرائی ایک فرد واحد کی پکار سے اپنا کام شروع کر کے خلافت الہیہ کے قیام تک پورے تینیس سال یہی کتاب اس عظیم الشان تحریک کی رہنمائی کرتی رہی، حق و باطل کی اس جاں گسل کشمکش کے دوران میں ایک ایک منزل اور ایک ایک مرحلے پر اسی نے تخریب کے ڈھنگ اور تعمیر کے نقشے بتائے۔

یہ کیسے ممکن ہے کہ کوئی سرے سے نزاع کفر و دین اور معرکہ اسلام و جاہلیت کے میدان میں قدم ہی نہ رکھے اور اس کشمکش کی کسی منزل سے گزرنے کا اتفاق ہی نہ ہو اور پھر محض قرآن کے الفاظ پڑھ پڑھ کر اس کی ساری حقیقتیں خود بخود بے نقاب ہو جائیں۔

قرآن کو پوری طرح اسی وقت سمجھا جا سکتا ہے جب اسے لے کر اٹھے اور دعوت الی اللہ کا کام شروع کرے متعلق تفصیلی ضابطے اور قوانین بتائے بلکہ ہر شعبہ زندگی

”یہ (قرآن) لوگوں کے نام (اللہ کا) ایک پیغام اور یہاں لیے بھیجا گیا ہے تاکہ لوگوں کو اس کے ذریعہ سے خبردار کیا جائے اور وہ جان لیں کہ حقیقت میں اللہ ایک ہی ہے اور داشمن لوگ نصیحت حاصل کریں۔“ (ابراهیم: 52) قرآنی سورتوں کا تعارف، نزول قرآن کا پس منظر، علوم قرآن، مضامین قرآن، احکام قرآن، مطالعہ قرآن، ہمارے بارے میں قرآن ایک دعوت اور تحریک کی کتاب ہے۔

قرآن ایک ایسی کتاب ہے جس کی طرف دنیا میں بے شمار انسان بے شمار مقاصد لے کر رجوع کرتے ہیں۔ اور جو لوگ چند مخصوص قسم کے خیالات لے کر قرآن کو پڑھتے ہیں وہ اس کی سطروں کے درمیان اپنے خیالات پڑھتے چلے جاتے ہیں، قرآن کی ان کو ہوا بھی نہیں لگنے پاتی۔ وہ قرآن کی روح سے پوری طرح آشنا نہیں ہوتے۔ قرآن محض نظریات اور خیالات کی کتاب نہیں ہے کہ کوئی آرام دہ کرسی پر بیٹھ کر اسے پڑھے اور اس کی ساری باتیں سمجھ جائے۔ اور نہ یہ کوئی ایسی کتاب ہے کہ مدرسے اور خانقاہ میں اس کے سارے رموز حل کر لیے جائیں۔ بلکہ یہ ایک دعوت اور تحریک کی کتاب ہے۔ کوئی اس کی روح سے پوری طرح اس وقت تک آشنا نہیں ہونے پاتا جب تک کہ عملاء کا مام نہ کرے جس کے لیے قرآن آیا ہے۔

اور نہ قرآن جزئیات کی کتاب ہے بلکہ اصول اور کلیات کی کتاب ہے۔ اس کا اصل کام یہ ہے کہ نظام اسلامی کی فکری اور اخلاقی بنیادوں کو پوری وضاحت کے ساتھ نہ صرف پیش کر دے بلکہ عقلی استدلال اور جذباتی اپیل دونوں کے ذریعے سے خوب مستحکم کر دے۔ اب رہی عملی صورت تو اس معاملے میں وہ انسان کی رہنمائی اس طریقے سے نہیں کرتا کہ زندگی کے زندگی کے ایک ایک پہلو کے متعلق تفصیلی ضابطے اور قوانین بتائے بلکہ ہر شعبہ زندگی

# Nuclear Brinkmanship Or Absolute Madness?

**Waseem Shehzad**

Russian President Vladimir Putin in a speech on September 21 made thinly-veiled threats to use nuclear weapons if cornered, and emphasized that he was not bluffing. He accused the west of nuclear blackmail and said the weapons could flow in the other direction as well. As if on cue, US Secretary of State Antony Blinken immediately responded by saying Washington has told Moscow, including through private channels, of “catastrophic” consequences over any use of nuclear weapons. This was followed on September 25 by US National Security Advisor Jake Sullivan telling NBC’s Meet the Press program that the US would respond decisively to any Russian use of nuclear weapons against Ukraine. “If Russia crosses this line, there will be catastrophic consequences for Russia. The United States will respond decisively,” Sullivan threatened. The escalatory rhetoric from both sides is alarming. Given the number of nuclear weapons in their possession, there is grave risk of miscalculation. And then there is the dangerous notion of not appearing weak before an adversary that could easily lead to catastrophic consequences.

According to the Federation of American Scientists, (FAS) “the world’s combined inventory of nuclear warheads remains very high... roughly 12,700, as of early-2022. Approximately 90 percent of all nuclear warheads are owned by Russia and the United States, who each have around 4,000 warheads

in their military stockpiles.” While the world’s stockpile of nuclear weapons has declined over the years, this is misleading. More lethal weapons with much greater destructive capacity have been developed and “9,400 nuclear warheads are ready for use by missiles, aircraft, ships and submarines” according to the FAS. “Of the 9,440 warheads in the military stockpiles, some 3,730 are deployed with operational forces (on missiles or bomber bases). Of those, approximately 2,000 US, Russian, British and French warheads are on high alert, ready for use on short notice,” says the FAS report of February 23, 2022.

Even this does not accurately capture the gravity of the threat the world faces today. In the past, the two major nuclear powers—the US and Soviet Union—maintained nuclear deterrent in what was termed “mutually assured destruction”, with the appropriate acronym ‘MAD’. The aim was to prevent nuclear war because it would destroy both sides. Since 2006, the US has abandoned this policy and is now operating on the basis of US “Nuclear Primacy”. What this means is that Russia will be totally destroyed in a first strike and the US will emerge as being sufficiently strong to hold unchallengeable sway over the entire planet.

This was revealed in a study by The Bulletin of the Atomic Scientists published on March 1, 2017, which stated: “The US nuclear forces modernization program has been portrayed to

the public as an effort to ensure the reliability and safety of warheads in the US nuclear arsenal, rather than to enhance their military capabilities. In reality, however, that program has implemented revolutionary new technologies that will vastly increase the targeting capability of the US ballistic missile arsenal. This increase in capability is astonishing — boosting the overall killing power of existing US ballistic missile forces by a factor of roughly three — and it creates exactly what one would expect to see, if a nuclear-armed state were planning to have the capacity to fight and win a nuclear war by disarming enemies with a surprise first strike."The report continued:"Because the innovations in the super-fuse appear, to the non-technical eye, to be minor, policymakers outside of the US government (and probably inside the government as well) have completely missed its revolutionary impact on military capabilities and its important implications for global security."

Russian leaders have not been oblivious of these heightened nuclear threats to their survival. Moscow has been introducing new weapons systems of its own that are specifically designed to prevent US "Nuclear Primacy." Of these, the RS-28 Sarmat is Russia's next-generation, nuclear-capable and multiple independent re-entry vehicle (MIRV)-equipped super-heavy intercontinental ballistic missile. It is expected to become the backbone of the country's strategic deterrent in the decades to come after deliveries begin later this year.What is significant about the Sarmat is that its control system is designed to enable the missile to continue on its course

even if it is struck by an anti-missile projectile. Vladimir Degtyar, chief designer at the Makeyev Rocket Design Bureau, the rocket center which developed the RS-28, revealed in an interview published by Sputnik.Further, with a speed of 24,000 kms and a range of 18,000 kms (over 11,000 miles), it would cover the entire US landmass and more. With such terrifying speed, the ability to evade, and if hit, to survive enemy anti-missile projectile and self-correct its course, a few Sarmats could destroy the entire western world and beyond. Should the US launch a first-strike, as per the 'Nuclear Primacy' doctrine, would a decapitated Russia be able to retaliate at all? Russian scientists had considered this possibility and came up with the concept of a "dead hand" system which would automatically launch retaliatory strikes, without human command, against the enemy. Russian military forces have 700 nuclear weapon "carriers"—strategic bombers, nuclear submarines and intercontinental ballistic missile silos.Some of them can operate autonomously and strike potential enemy targets, even if the whole country's territory is destroyed after a nuclear strike.

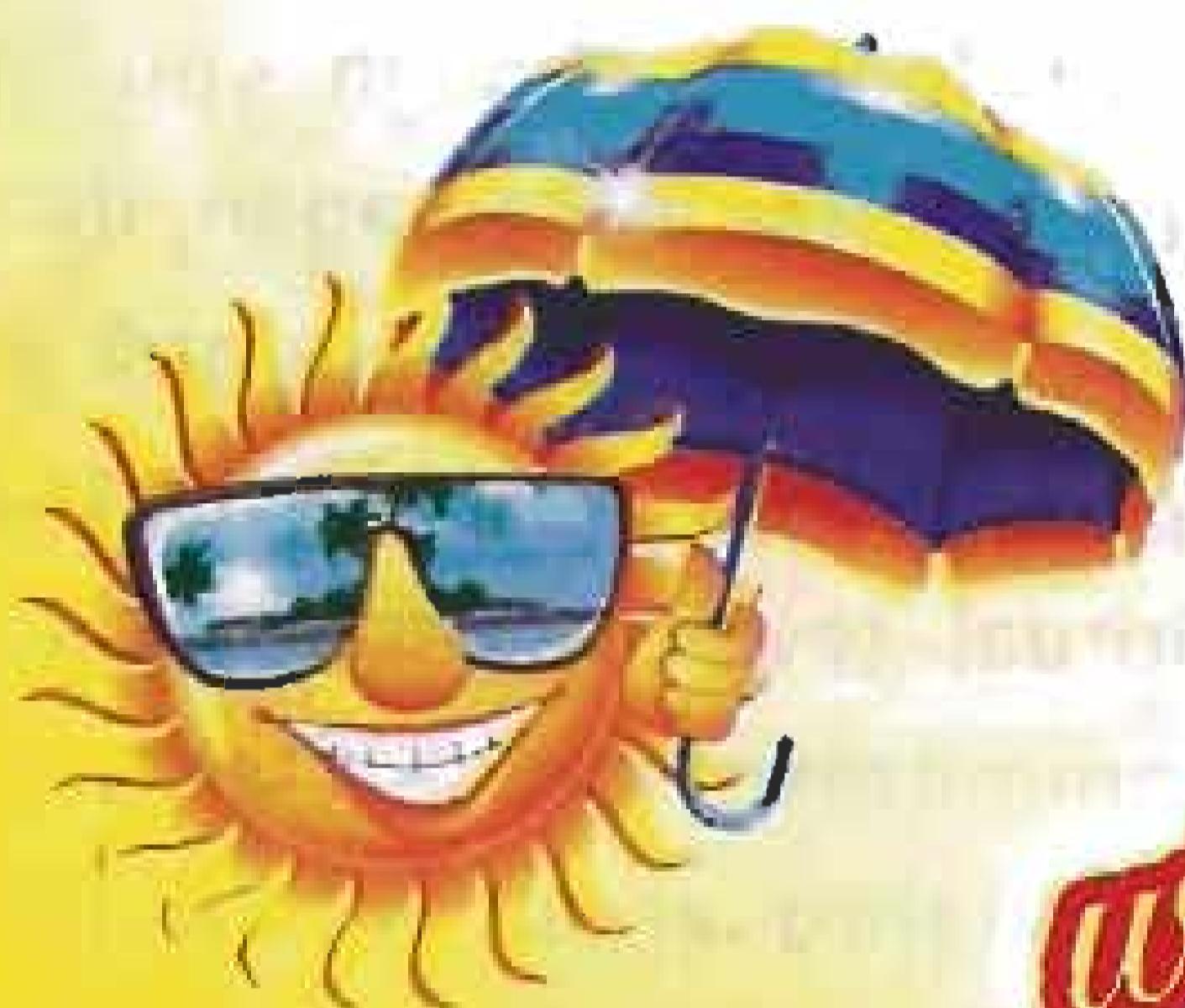
The world is staring into a nuclear abyss yet the decision-makers in Moscow and Washington think nuclear weapons are toys they can launch at will and wipe out their enemy. Seldom has such madness been witnessed in the world by people that consider themselves civilized.

**Courtesy:** <https://crescent.icit-digital.org/>

Weekly

**Nida-e-Khilafat**

Lahore

**MULTICAL-1000**  
Calcium Lactate Gluconate

*Energize the Summer  
with Calcium advantage  
Takes away Malaise,  
Fatigue & Heat Exhaustion*

**MULTICAL -1000**

micronutrients (Vitamins + Minerals) Add Value to the Patients  
Complaining Fatigue, tiredness and Low energy Level



**NABIQASIM INDUSTRIES (PVT) LTD**  
5th Floor, Commerce Centre, Hasrat Mohani Road, Karachi-Pakistan  
Email: [info@nabiqasim.com](mailto:info@nabiqasim.com) website: [www.nabiqasim.com](http://www.nabiqasim.com) UAN 111-742-762

your  
**Health**  
our **Devotion**